مدینۃ المسیح

عید اضحیٰ ۲۰ مئی کو ہوئی۔ نماز عید جناب مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ساڑھے آٹھ بجے کے قریب پڑھائی۔ بیرونجات سے بھی بعض احباب تشریف لائے ۞

۲۳ مئی۔ لجنہ اماء اللہ نے مس بڈ کو انگریزی میں ایڈریس دیا جس کے جواب میں مس موصوفہ نے بھی تقریر کی ۞

۲۴ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ طبی مشورہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ اور اپنے بعد مولانا شیر علی صاحب کو مقامی نائب مقرر فرمایا ۞

نوکر انجمن احمدیہ ۲ جون کے جلسہ کے لئے سرگرمی سے تیاری کر رہی ہے ۞

اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر پندرہ ہزار چھاپا گیا

کاغذ کی دستیابی میں مشکلات اور عید الاضحیٰ کی تعطیلات میں مطبع کے بند رہنے کی وجہ سے خاتم النبیین نمبر ۲۴ مئی تک بمشکل پانچ ہزار کے قریب تیار ہو سکا۔ جو دور دراز کی جماعتوں کو بذریعہ ڈاک اور ریلوے پارسل بھیجدیا گیا۔ کوشش کی جارہی ہے کہ دیگر مقامات کو بھی جلد سے جلد پرچے بھیجدئے جائیں۔ ممکن ہے۔ یہ اخبار پہنچنے کے ساتھ ہی یا ایک آدھ دن بعد خاتم النبیین نمبر احباب کرام کی خدمت میں پہنچ جائے۔ احباب کو چاہیئے اپنے اپنے ڈاکخانہ یا ریلوے سٹیشن پر پارسلوں کی وصولی کا جلد انتظام کر لیں۔ شاید ریلوے رسیدیں بوجہ رجسٹری یا وی پی ہونے کے دیر سے ملیں ۞

الفضل کے مستقل خریداروں کو خاتم النبیین نمبر انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مئی کو پہنچیگا۔ اور اس کے بعد ایک پرچہ کی تعطیل کی جائیگی۔ کیونکہ خاص نمبر کی ترسیل کی مصروفیت کی وجہ سے دفتر مینیجر کے کارکنوں کے لئے مشکل ہے کہ معمولی پرچہ کی طرف متوجہ ہو سکیں ۞

احباب کرام یہ سن کر بہت محظوظ ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاتم النبیین نمبر پندرہ ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا ہے۔ اور یہ اتنی بڑی کامیابی ہے۔ جو آج تک ہندوستان کے اردو اخبارات میں سے شاذ ہی کسی اور کو حاصل ہوئی ہو۔ اس کامیابی پر ہم خدائے یگانہ کا شکر ادا کرتے ہوئے ان تمام اصحاب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جنھوں نے اس مبارک کام میں حصہ لیا۔ اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اخلاص و محبت کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا ۞

مسلمانوں کی کامیابی عشق محمدؐ میں مضمر ہے

۲ جون کو شان محمدیؐ اور اتحاد اسلامی کے مظاہرے

حضرت امام جماعت احمدیہ کے قلم سے

اللہ تعالٰے کا مقدس رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے سکینوں مظلوموں کی حفاظت کی اور قیدیوں کو قید سے چھڑایا آج مسلمانوں کی غفلت اور بے پروائی کی وجہ سے دنیا میں سب سے بڑا مسکین نظر آرہا ہے۔ اور اس کی ذات ہر قسم کے حملوں کا نشانہ بن رہی ہے وہ جو مسلمانوں کے لئے اسوہ مقرر کیا گیا تھا۔ مسلمان اس کے حالات زندگی سے بھی ناواقف ہیں۔ اور دشمن اس کی ذات ستودہ صفات پر رکیک سے رکیک حملے کر کے دنیا کی آنکھوں میں اسے گھناؤنی شکل میں دکھانا چاہتے ہیں۔ اپنے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس نور سے ناآشنا ہو رہے ہیں۔ اور اغیار کے دھوکہ میں پھنس رہے ہیں۔ اور دشمن اپنے بغض و کینہ کی وجہ سے نت نئے اعتراض اس مقدس ذات کے خلاف گھڑ رہے ہیں۔ آہ آپ کے احسانات کو دنیا فراموش کر چکی ہے۔ اور آپ کی تقدیس لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ اور آپ کی قربانیاں ہماری خود غرضیوں کی خاک کے نیچے دب رہی ہیں۔ دوسرے لوگ اپنے رسولوں کی عزت بڑھانے میں مشغول ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والے جنہیں نبیوں کا سردار نبی عطا ہوا تھا۔ خود ہی اس کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور جو اس کے عشق کے مدعی ہیں۔ وہ بھی اس کے کمالات پر غور کرنے اور ان کی اشاعت میں حصہ لینے کی بجائے زلفوں اور چہرہ کی بناوٹ کے بیان میں مشغول اور اس کی داد دینے میں مصروف ہیں دنیا کی ہدایت کا خیال مفقود ہے۔ اور نور اسلام کے پھیلانے کا جوش بہت ہی محدود ہے۔

۲ جون کو سیرت کے متعلق جلسے

پس ان حالات کو دیکھتے ہوئے اس دفعہ پھر میں نے خدا پر توکل کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ سال گذشتہ کی طرح ۲ جون کو ہر شہر اور قصبہ میں ایک جلسہ کیا جائے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیر مذاہب کے بارے میں **تعلیم اور تعامل** اور **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید باری تعالٰی کے متعلق تعلیم اور اس پر آپ کا زور دینا** قرآن کریم اور صحیح اسلامی نقطۂ نگاہ سے بیان کی جائیں۔ اور سب مسلم فرقوں سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس میں حصہ لیں۔ اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ سو الحمد للہ کہ میری مراد بر آئی۔ اور ہر طبقہ اور فرقہ کے مسلمان بصد شوق اس کام کے کرنے پر تیار ہو گئے ہیں اور اس وقت تک سترہ سو جلسوں کا انتظام ہو چکا ہے اور بہت سی جگہیں جہاں ہماری جماعت نہیں پائی جاتی وہاں دوسرے فرقوں کے مسلمانوں نے اس جلسہ کے لئے خود ہی انتظام کیا ہے۔ اور جہاں ہماری جماعت ہے۔ وہاں بھی ہر طرح ان کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض بڑے بڑے شہروں میں تو بہت سا کام انہی نے کیا ہے۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک محبت رسولؐ کی ایک لہر اٹھ رہی ہے۔ جو کچھ تعجب نہیں۔ کہ مسلمانوں کی سستیوں اور ان کی غفلتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے اور "پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" کا نظارہ جلد ہی نظر آنے لگ جائے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی کام کی بہت سی گنجائش ہے۔ ابھی بہت سے شہر ایسے ہیں۔ کہ جہاں ابھی مزید انتظام کی ضرورت ہے۔ سو میں اس تحریر کے ذریعہ سے سب جگہوں کے مسلمان کہلانے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں حصہ لیکر مسلمانوں کے دلوں میں رسول کریم صلعم کی محبت اور آپ کے پاک نمونہ سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور غیر مسلموں کو آپؐ کی خوبیوں سے واقف کریں

ان جلسوں کے فوائد

اے بھائیو! ان جلسوں کی غرض یہ ہے۔ کہ ایک تو ہر مقام پر ایسے مسلم اور غیر مسلم پیدا ہو جائیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا گہرا مطالعہ کرنے کیلئے پورے تیار ہوں کیونکہ لیکچر دینے کے لئے انہیں مختلف کتب پڑھنی پڑینگی۔ اور نئے نئے پہلو نکالنے کے لئے خوب غور و فکر سے کام لینا پڑے گا دوسرے ان لیکچروں کی وجہ سے لاکھوں مسلمان جو پڑھ نہیں سکتے۔ اس دن چند گھنٹوں کے اندر مہینوں کے مطالعہ کے نچوڑ سے واقف ہونگے۔ تیسرے مخالفین اسلام کو جب معلوم ہو جائے گا کہ اب مسلمانوں کا بچہ بچہ صحیح تاریخ اسلام سے واقف ہو گیا ہے۔ تو وہ سمجھ جائیں گے کہ اب آپ کے خلاف گالیاں شائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ مسلمان حقیقت سے واقف ہو گئے ہیں اور اب ہمارے دھوکے میں نہیں آ سکتے چوتھا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ رسول کریم صلعم کے حالات سے واقفیت کی وجہ سے مسلمانوں کی اقتصادی اور مذہبی حالت درست ہونی شروع ہوگی۔ اور حقیقت اسلام سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرینگے۔ تو مسلمانوں کا موجودہ ادبار دور ہو جائے گا۔ اور تباہی کے ایام ترقی کے سالوں سے بدل جائینگے پانچواں فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ان حالات کی موجودگی میں بعض مفسد جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مضامین لکھ کر ملک کا امن برباد کر رہے ہیں ان کی اصلاح ہو جائیگی۔ اور ہندو مسلم اتحاد جس کے بغیر ملک کی ترقی ناممکن ہے۔ اس کے راستہ سے ایک بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی ؎

ان جلسوں میں تمام مسلمان جمع ہو جائیں

میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اس مصیبت کے وقت میں جبکہ اسلام چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے۔ اور شامت اعمال کی وجہ سے مسلمان بھی غفلت اور سستی میں پڑے ہوئے ہیں اور رسول کریم صلعم کی محبت صرف لفظی رہ گئی ہے۔ آپ کے اسوہ پر عمل کرنا تو الگ اس سے واقف بھی نہیں ہیں مسلمان اپنی حالت اور دینی بے بسی پر غور کرتے ہوئے اپنے آباؤ اجداد کی طرح جنہوں نے حنین کے میدان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا بے نظیر نمونہ دکھایا تھا اور پھر اسی جوش عشق سے مخمور ہو کر شکست کو فتح سے بدل دیا تھا۔ اس وقت بھی یکزبان ہو کر اٹھیں گے اور لبیک یا رسول اللہ لبیک۔ لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائینگے۔ تب ادبار کے دن کٹ جائیں گے۔ فتح و نصرت مسلمانوں کے ہمعنان ہوگی۔ گرد کے طوفانوں کے بجائے خدا کی رحمت کے سایہ دار بادل آسمان پر چھا جائینگے۔ اور نور محمدیؐ کی بجلی پھر آسمان پر چمکیگی۔ جو دوستوں کے لئے روشنی اور دشمنوں کے لئے بھسم کر دینے کا موجب ہوگا ؏ اللھم آمین و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتم النبیین نمبر اور غیر مبایعین

پیغام کی قسمت میں جو ازلی شقاوت لکھی جا چکی ہے۔ اس نے اسے اس موقعہ پر بھی خموش نہ رہنے دیا۔ جبکہ الفضل نے دنیا میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس ظاہر کرنے کے لئے بلند پایہ مسلم و غیر مسلم اہل قلم اصحاب کے نہایت قیمتی مضامین کا مجموعہ "خاتم النبیین نمبر" کے نام سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے چنانچہ اس نے ۱۴ مئی کے پرچہ میں مخالفت کا طوق گلے میں ڈالکر لکھا ہے۔ "خاتم النبیین کا نام صرف عوام الناس کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کیلئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ وہ قادیانی اصحاب کو ختم نبوت کا قائل سمجھ لیں" معلوم نہیں۔ وہ "عوام الناس" کہاں بستے ہیں جنکے "غلط فہمی میں مبتلا" ہونیکی فکر پیغام کو لاحق ہے اگر وہ اسی سرزمین پر بلکہ اسی ملک کے رہنے والے ہیں جہاں پیغام کا وجود نامسعود رینگتا نظر آتا ہے۔ تو اسے کیا اندیشہ ہے گذشتہ سال کی طرح وہ اب بھی "عوام الناس کو غلط فہمی میں مبتلا" ہونے سے بچانے کیلئے پیغام صلح کا آخری ہی نمبر نکال سکتا ہے البتہ اس کیلئے موسم سرما کا انتظار ضروری ہے تاکہ گذشتہ سال کی نسبت اسے زیادہ مقبولیت حاصل ہو کیونکہ پہلے ایسے موسم میں اسکی اشاعت کی گئی تھی۔ جبکہ اسے دیا سلائی دکھانیوالوں کو ناقابل برداشت گرمی کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی تھی کیونکہ اگر موسم سرما میں شائع کیا جائیگا۔ تو ایسے لوگ اسے تاپنے کا سامان سمجھ کر بہت لطف اندوز ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

نمبر ۹۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

سیرت رسول کریمؐ کے جلسوں کے متعلق آخری گذارش

قابل توجہ اہالیانِ ہند

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لیکچروں کی تجویز جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال جاری فرمائی۔ اسے ہندوستان کے طول وعرض میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ جس کا دوست و دشمن سب کو اعتراف کرنا پڑا۔ ہر طبقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں نے اسے محبوب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کو با روا دنیا کے سامنے پیش کرنے کا نہائت مفید طریق تسلیم کیا۔ معزز غیر مسلم اصحاب نے اسے ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے بہترین تجویز قرار دیا۔ اور اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی ضرورت بتائی۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سال بھی وہ دن قریب آرہا ہے۔ جو اس مقدس تحریک کو عمل میں لانے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اس دن ایک طرف تو فدائیان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حقیقت ظاہر کرنے کا موقعہ میسر آئیگا۔ کہ سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ساری دنیا کے لئے رحمت اور برکت بن کر آئی تھی۔ اور دوسری طرف غیر مسلم اصحاب کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور وسیع حوصلگی کے ساتھ رواداری کا ثبوت دینے کا موقعہ ملیگا۔ یعنی ۲ر جون ۱۹۲۹ء بروز آئتوار ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایسے جلسے منعقد ہونگے۔ جن میں نہ صرف ہر مذہب و ملت کے لوگ شمولیت فرمائیں گے۔ بلکہ ان کے نمائندوں کو ایک عظیم الشان مذہب کے بانی۔ ایک بے نظیر روحانی ہادی۔ اور ایک بے مثال خیر خواہ مخلوق کی پاکیزہ زندگی کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جائیگا۔ اور اس طرح وہ مسلمانوں کو ممنون احسان بنا کر اس بات کے لئے تیار اور آمادہ کرسکینگے کہ وہ بھی دیگر مذاہب کے بانیوں اور مقدس رہنماؤں کے متعلق جذبات عقیدت ظاہر کرسکیں ؛

مسلمان ایک نہایت شکر گذار قوم ہے اور جبکہ اسے پہلے ہی یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ہر مذہب کے قابل احترام بزرگوں کی عزت و توقیر کرنا اپنا فرض سمجھے۔ تو ایسی صورت میں جبکہ اس کے پیارے اور محبوب ہادی کی شان کے اظہار میں غیر مذاہب کے اصحاب حصہ لیں گے۔ اس کے سر جذبہ تشکر و امتنان سے جھک جائیں گے۔ اور وہ قطعاً برداشت نہ کرسکیگی کہ دیگر مذاہب کے بزرگوں کی شان کے خلاف کوئی ناگوار لفظ سُن سکے۔ اور اگر اسے موقعہ دیا جائے۔ تو وہ ہر مذہب کی قابل احترام ہستیوں کی تعریف و توصیف کرنے کے لئے تیار رہیگی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اہل ہند کے آپس کے تعلقات کس قدر خوشگوار اور کتنے محبت آمیز ہو سکتے ہیں۔ اور ان سے کتنے عظیم الشان نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس ہر محب وطن اور محب قوم کا فرض ہونا چاہئیے۔ کہ ۲ر جون کے جلسوں کو کامیاب بنانے میں حصہ لے۔ اور ہندوستان میں وہ وقت جلد لانے کی کوشش کرے۔ جبکہ ہر طرف محبت اور الفت کی ہوا چلنے لگے ؛

۲ر جون کے جلسوں کی تحریک جہاں مذہبی رنگ میں رنگین لوگوں کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ہے۔ وہاں ملکی اور قومی خدمات میں مشغول ہونے والوں کے لئے بھی نہایت فائدہ رساں ہے۔ کیونکہ ہر ایک تحریک خواہ وہ مذہبی ہو۔ یا سیاسی اس وقت تک کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ جب تک اہل ملک کے تعلقات درست اور خوشگوار نہ ہوں۔ اور اس کے لئے اس سے بہتر کوئی طریق نہیں۔ کہ اہل ہند کو ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنے کی تلقین کی جائے۔ بلکہ ان کے سامنے اس کا نمونہ پیش کیا جائے۔ پس ہم امید کرتے ہیں۔ مذہبی اور سیاسی دونوں قسم کے اصحاب ۲ر جون کے جلسوں کو کامیاب بنانے میں پورا پورا حصہ لیں گے۔ اور گذشتہ سال سے بڑھ کر اس سال کے جلسوں کو شاندار بنائیں گے ؛

اس موقعہ پر ہم اپنی جماعت کے لوگوں کو خاص طور پر ان کا یہ فرض یاد دلاتے ہیں۔ کہ ۲ر جون کے جلسوں کو شاندار بنانے میں انہیں کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں رہنے دینا چاہئیے اس کے لئے ہر تکلیف اور ہر مشکل کو عین راحت سمجھنا چاہئیے خدا تعالےٰ کا فضل ان کے ساتھ ہو۔ اور انہیں ان کی امید سے بڑھکر کامیابی بخشے ؛

دیگراں را نصیحت

"زمیندار" (۱۹ر مئی) ناصح مشفق بن کر لکھتا ہے۔

"آج کل ملک ایک نہایت نازک مرحلہ سے گذر رہا ہے ایسے وقت میں ہندوستان کے تمام صحائف و جرائد کا فرض ہونا چاہئیے۔ کہ وہ کوئی ایسی تحریر شائع نہ کریں۔ جس سے کسی جماعت کی دلآزاری کا پہلو نکلتا ہو"

یہ بالکل درست اور صحیح فرمایا۔ لیکن سوال یہ ہے کیا زمیندار خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ لوگ جو زمیندار کی سوقیانہ تحریروں اور دل آزار دروغ بیانیوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ انہیں زمیندار کے اس دعوےٰ پر یقیناً حیرت ہوگی جو اس مندرجہ بالا سطور کے ساتھ ہی بایں الفاظ کیا ہے۔ کہ "ہم اس پر خود عمل کرتے ہیں"۔ اگر عمل اسی کا نام ہے۔ کہ "زمیندار" کے صفحات کو کافی نہ سمجھکر "ٹوڈی" کے نام سے ایک ناپاک چیتھڑا نکالا جائے۔ اور اس میں دروغ گوئی کو شیر مادر سمجھکر جو جی میں آئے لکھا جائے۔ تو زمیندار کا دعوےٰ درست ورنہ اسے چاہئیے۔ دوسروں کو نصیحت کرنے سے قبل خود اس پر عمل کرکے دکھائے ؛

معاصر الامان کی شکایت

معزز معاصر الامان دہلی (۱۹ر مئی) نے اسلامی معاصرین کے متعلق یہ بجا شکایت کی ہے۔ کہ جب کوئی مسلم اخبار کسی اہم معاملہ کو پیش کرتا ہے۔ تو دوسرے مسلمان اخبارات اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور اپنے صفحات میں اس کا ذکر تک کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندو اخبارات میں سے کسی ایک اخبار میں کوئی خاص واقعہ درج ہوتا ہے۔ تو اسے تقریباً تمام ہندو پریس درج کرتا ہے۔

ہمارے نزدیک یہ ایک اہم اور قابل افسوس شکایت ہے۔ جس سے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ کسی ایک آدھ اخبار میں کسی واقعہ کا ذکر آنے سے اور دوسرے اخبارات کا اس کے متعلق خموشی اختیار کرنے سے اہم سے اہم واقعہ کی اہمیت بھی باقی نہیں رہتی۔ لیکن ہندو اخبارات ایک معمولی سے واقعہ کے متعلق متفقہ طور پر جب آواز اٹھاتے ہیں۔ تو وہ بہت اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اسلامی اخبارات کو اپنی اس کوتاہی کا تدارک کرنا چاہئیے۔ اور مسلمانوں کے نفع و ضرر کے متعلق ہر ایک معاملہ کو پوری یک جہتی سے اٹھانا چاہئیے ؛

۲ جون کے جلسوں کو کامیاب بنانیوالوں کا شکریہ

ہم صمیم قلب سے ان اصحاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جو مختلف مقامات پر ۲ جون کے جلسوں کو کامیاب بنا رہے اور ہماری جماعت کے لوگوں سے اس بارے میں پورا پورا تعاون کر رہے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں خدا تعالےٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ اور اپنے محبوب کے صدقے دین و دنیا میں اپنے فضل کا وارث بنائے۔

ہمیں یہ معلوم ہو کر نہائت ہی خوشی ہوئی۔ کہ لکھنؤ کے بہت سے سرکردہ باثر اصحاب نے نہ صرف لکھنؤ میں شاندار جلسہ کرنے کی باقاعدہ تیاری شروع کر رکھی ہے۔ بلکہ یہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اپنے علاقہ کے دوسرے مقامات میں بھی جلسے منعقد کرائیں۔

لکھنؤ کے معزز مسلمانوں کا یہ جذبہ نہائت ہی قابل تعریف ہے اور خاص تعریف کے قابل یہ بات ہے کہ ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمان متحدہ طور پر اس کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ نیز لکھنؤ کے موقر اخبار بھی اس تحریک کو کامیاب بنانے میں پوری امداد دے رہے ہیں ہم ان معاصرین کے بھی تہ دل سے ممنون ہیں ؛

۲ جون کے جلسوں کی اطلاعیں

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی ۲ جون کے جلسوں کی اطلاعیں جلد سے جلد بذریعہ تار الفضل کو بھیجی جائیں۔ کیونکہ الفضل کے نام ایسی اطلاعات بہت رعائتی نرخ پر بھیجی جاسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں روزانہ اسلامی اخبارات مثلاً انقلاب لاہور۔ سیاست لاہور۔ ہمدم لکھنؤ۔ ہمت لکھنؤ۔ حقیقت لکھنؤ وغیرہ کو بھی بھیجی جائیں۔ ان اطلاعات میں ان اصحاب کا خاص طور پر ذکر کیا جائے جو جلسہ کو کامیاب بنانے میں مخلصانہ حصہ لیں یا کوئی خاص خدمت سرانجام دیں اسی طرح ان غیر مسلم اصحاب کا نمایاں طور پر تذکرہ ہو۔ جو لیکچر دیں یا کسی اور رنگ میں امداد فرمائیں ؛

لیکچراروں کیلئے ضروری نوٹ

انجمن ترقی اسلام قادیان نے جو تمام ہندوستان میں ۲ جون کے جلسے منعقد کرانے کا اہتمام کر رہی ہے۔ ایک بارہ صفحہ کا ٹریکٹ اس غرض سے شائع کیا ہے۔ کہ توحید باری تعالےٰ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم اور اس پر زور کے مقررہ مضمون پر لیکچر دینے والوں کو لیکچر کی تیاری میں امداد ملے چنانچہ اس ٹریکٹ میں مختصراً ایسی باتیں درج کی گئی ہیں۔ جن کی روشنی میں ہر پڑھا لکھا انسان نہائت دلچسپ اور مفید لیکچر تیار کر سکتا ہے۔ جو اصحاب ۲ جون کے جلسوں میں لیکچر دینا چاہیں۔ انہیں فوراً یہ ٹریکٹ دفتر ترقی اسلام سے منگا کر مطالعہ کرنا چاہئے۔ جو مفت ان کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ چونکہ وقت بہت قلیل رہ گیا ہے۔ اس لئے فوراً تقاضا بھیجنا چاہئے ؛

اشارات

ہر ایک شریف انسان اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ خواہ مخواہ کسی کے متعلق بدظنی نہ کرے لیکن جب کوئی شخص اور خاص کر ایسا شخص جو مشہور و معروف مذہبی لیڈر ہو۔ کوئی بات حلفیہ بیان کرے تو انسانیت اور شرافت کا تقاضا یہی ہونا چاہئے کہ اسے درست تسلیم کر لینے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کیا جائے۔ لیکن کس قدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے کہ روحانی امارت کے مدعی مفسر قرآن اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عامل ہونے کے دعویدار مولوی محمد علی صاحب باوجود حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ تسلیم کرنے کے کہ "میاں صاحب نے اس بات پر بڑی شدید قسمیں کھائی ہیں" اپنے تقوےٰ و طہارت زہد و اتقاء کی نمائش کرتے ہوئے بیعت کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنے کا اقرار لینے کو ایک "چال" قرار دیتے۔ اور اپنے پاس سے اس کی ایک وجہ گھڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ عمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت است

مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"نئے شامل ہونے والوں میں سے اجرائے نبوت کو ویسے منوانا مشکل تھا۔ اس لئے پہلے ان سے بیعت لی گئی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانوں گا۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ تلقین کی گئی۔ کہ خاتم النبیین سے مراد وہ نبی ہے۔ جس کی مہر سے آئندہ نبی بنا کریں گے"

اس انکشاف عظیم کے لئے "حضرت امیر ایدہ اللہ" مستحق تحسین و آفرین ہوں گے۔ لیکن بافسوس کہنا پڑتا ہے۔ انہوں نے محض دھوکا دہی کے لئے یہ بات بنائی ہے اور جان بوجھ کر بنائی ہے۔ دراصل وہ خود بھی جانتے ہیں۔ اس میں کچھ حقیقت نہیں اور یہ اپنی تردید آپ کر رہی ہے۔

میں پوچھتا ہوں۔ اگر حضرت امام جماعت احمدیہ بقول مولوی محمد علی صاحب بیعت میں شامل ہونے والوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنے کا اقرار اس لئے لیتے ہیں۔ کہ ان سے اجرائے نبوت کو ویسے منوانا مشکل تھا" تو پھر کیا وجہ ہے۔ ایسے لوگوں پر مولوی محمد علی صاحب کے اس شور و شر کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کہ خاتم النبیین کے جو معنے مسلمان کرتے ہیں۔ وہ معنی میاں صاحب نہیں کرتے" اور وہ چپ چاپ بیعت کر لیتے ہیں۔

مولوی صاحب یہ شور آج سے نہیں مچا رہے ہیں۔ بلکہ جب سے انہوں نے بانی جماعت احمدیہ کے قائم کردہ مرکز سلسلہ سے علیحدگی اختیار کی۔ اور جب سے انہوں نے جماعت احمدیہ کی تخریب کی قسم کھائی ہے اسی وقت سے۔ چلا چلا کر لوگوں کو اس بارے میں دھوکہ دینے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ مگر نتیجہ کیا نکلا۔ کیا وہ لوگوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے روک سکے۔ روکنا تو رہا درکنار۔ انہیں تو اتنی بھی توفیق نہ حاصل ہوئی۔ کہ اس وقت تک اپنے ساتھ اتنے ہی لوگوں کو شامل کر سکیں جتنے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک سال میں بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوتے ہیں

مولوی صاحب کو خوب معلوم ہے۔ ہم انہیں بارہا چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ وہ اپنی ساری مخالفانہ اور معاندانہ زندگی میں اپنے ہاتھ پر بیعت کرنیوالوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک سال میں داخل سلسلہ ہونیوالوں کی تعداد کے مقابلہ میں پیش کریں۔ لیکن کبھی انہوں نے ادھر رخ نہیں کیا۔ اب ہم پھر انہیں اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں جہاں بقول مولوی صاحب لوگوں کو خاتم النبیین کے عقیدہ کے متعلق دہوکہ دیا جاتا ہے۔ وہاں تو وہ ہر سال ایک کثیر تعداد میں شامل ہوتے ہیں لیکن جہاں انہیں صحیح بات بتائی جاتی ہے اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ گویا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ تو بخیال مولوی صاحب دہوکہ دیکر اور مولوی صاحب کی سرتوڑ مخالفانہ کوششوں کے باوجود اپنے عقائد منوانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب صحیح طریق اختیار کرتے ہوئے بھی ناکامی اور نامرادی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ کیا کوئی صحیح الدماغ انسان یہ تسلیم کرنیکے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ غلبہ حق کو ہی حاصل ہوتا ہے اور ناکامی دھوکہ اور فریب سے کام لینے والوں کے مقدر میں لکھی گئی ہے

پھر سوال یہ ہے۔ جن لوگوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ بیعت لیتے ہیں۔ کیا انہیں اس وقت تک کہ وہ "خاتم النبیین سے مراد وہ نبی ہے۔ جس کی مہر سے آئندہ نبی بنا کرینگے" کے عقیدہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ کسی قلعہ میں بند رکھا جاتا ہے۔ اگر نہیں۔ اور مولوی صاحب کے لئے یہ پورا پورا موقعہ ہوتا ہے۔ کہ جب وہ دیکھیں "آہستہ آہستہ یہ تلقین کی جارہی ہے۔ کہ خاتم النبیین سے مراد وہ نبی ہے جس کی مہر سے آئندہ نبی بنا کرینگے" تو اس کے خلاف شور مچائیں اور لوگوں کو اس عقیدہ کا قائل ہونے سے باز رکھیں تو کیا وجہ ہے نئے شامل ہونیوالوں کو سلسلہ احمدیہ سے علیحدہ کرکے وہ اپنے ساتھ نہیں ملا لیا کرتے۔ اگر ان لوگوں نے دہوکہ میں آکر بیعت کی ہوتی۔ تو مولوی صاحب کیلئے یہ نہائت آسان بات تھی۔ کہ ان پر دھوکہ کا انکشاف کرکے اپنا قوت بازو بنا لیں۔ لیکن اس میں بھی ہمیشہ انہیں نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا

کیا مولوی صاحب کھلے طور پر اس بات کا اعتراف کرنیکے لئے تیار ہیں کہ ان کی سچی اور مبنی بر صداقت باتوں میں اتنا بھی اثر نہیں جتنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان باتوں میں ہے جنہیں مولوی صاحب دہوکہ سے پُر قرار دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مولوی صاحب کو ہر رنگ

خطبۂ عید الاضحیٰ

کُلّی طور پر خدمتِ دین میں لگ جانے کی یادگار

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۲۰ مئی ۱۹۲۹ء)

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں صحت کی خرابی کی وجہ سے اس وقت کچھ زیادہ تو نہیں بول سکتا۔ کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کی وجہ سے جو کھانسی کی شدت ہو گئی تھی۔ اس میں تخفیف نہیں ہوئی۔ لیکن چونکہ اس تقریب پر کچھ نہ کچھ خطبہ کہنا سنت ہے۔ اور قرآن کریم کی آیات سے بھی اس کا استدلال ہوتا ہے۔ اس لئے میں اختصار سے موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں

یہ عید ایک

بہت بڑی قربانی کی یاد

میں ہے۔ اور یہ عید اس واقعہ کو یاد رکھنے کے لئے ہے کہ خدا کی قائم کردہ جماعتوں اور اس کے بنائے ہوئے سلسلوں میں کچھ افراد ایسے ہوں۔ جو اپنی زندگیوں کو کلی طور پر دین کے لئے وقف کر دیں میں جیسا کہ کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ ہرگز یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا کہ واقعہ میں اپنے بچہ کو ذبح کر دو۔

انسانی قربانی

کبھی بھی شریعت اسلامیہ سے ثابت نہیں۔ کہ دنیا میں جائز قرار دی گئی ہے۔ قرآن شریف نے حضرت آدم کے زمانہ کی قربانی کا ذکر کیا ہے اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ انسان کی قربانی نہیں۔ بلکہ دوسرے جانوروں کی قربانی کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ انسان کی قربانی کا بکرے کی قربانی کو قائم مقام قرار دیا گیا۔ یہ بات ان معنوں میں تو صحیح ہے کہ ایک انسان کی

قربانی کا نشان

قائم رکھنے کے لئے بکرے وغیرہ کی قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر یہ کہنا کہ پہلے انسان کی قربانی کا حکم تھا۔ جسے بدلا گیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ حضرت آدم کے دو بیٹوں کی قربانی کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے مگر انہوں نے انسانی جانوں کی قربانی نہیں کی۔ بلکہ دوسرے جانور کی کی۔ ان کے متعلق جو روایات آتی ہیں۔ وہ سچی ہوں یا جھوٹی۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک نے بکرے کی قربانی کی۔ اور دوسرے نے اور چیزوں کی۔ پس اگر وہ روایات صحیح ہوں۔ یا ان کا کوئی حصہ صحیح ہو۔ تو یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک

جانوروں کی قربانی کا رواج

رہا ہے۔ ایسی حالت میں یہ کہنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک انسانوں کی قربانی کیجاتی تھی پھر بکرے کی قربانی مقرر ہوئی۔ یہ درست نہیں۔ جبکہ ابتداء سے ہی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ الٰہی سلسلوں میں انسان کی قربانی کبھی نہیں دی گئی۔ بلکہ اور جانوروں کی دی جاتی تھی۔ کبھی بچوں کو قربان کرنے کا حکم نہ دیا گیا۔ تو پھر یہ خیال کرنا کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی قربانی کو موقوف کرنے کے لئے حضرت ابراہیم کو پہلے بچہ کی قربانی کا حکم دیا۔ اور پھر اسے بدل دیا۔ یہ صحیح نہیں ہے

حقیقت یہ ہے

کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ وہ بچہ کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ بچہ کو ایک وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں۔ تاکہ وہ کلی طور پر خدمت دین میں لگ جائے۔ گویا دنیوی لحاظ سے اسے قربان کر دیا گیا۔ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ جو رؤیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھائی گئی۔ مگر حضرت ابراہیم ؑ نے

وفورِ محبّت

میں بیٹے کو خدا کے لئے ذبح کرنا چاہا۔ یعنی اپنی قوم کے رواج کے ماتحت جو خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نہ تھا۔ بلکہ لوگوں کا اپنا بنایا ہوا تھا۔ بیٹے کو قربان کرنا چاہا۔ خدا تعالےٰ ان کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر اور بھی ان پر خوش ہوا۔ اور کہا اے ابراہیم! جس طرح تو ظاہری قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ میں ظاہری لحاظ سے بھی اسے بچاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اس

وادیٔ غیر ذی زرع

میں رزق پہنچانے کے ایسے سامان پیدا کر دئے۔ کہ وہاں کے رہنے والے رزق کی وجہ سے ہلاک نہ ہوں ؎

پھر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ عظیم الشان کام کسی اور کے سپرد نہ کیا تھا۔ اور یہ نہیں کہا تھا۔ کہ میں اپنے بیٹے کا ذبح ہونا دیکھ نہیں سکتا۔ کوئی زید یا بکر چھری چلا دے۔ بلکہ خود چھری چلانے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے اس بچے کو بچانے کے لئے بھی انہیں

کسی انسان کا ممنون

نہیں بنایا۔ بلکہ اس کے لئے خود چشمہ چھوڑا جس سے اس بچے نے پانی پیا۔ اس طرح کسی انسان کی مدد اور دستگیری سے اسے بچا لیا ؎

یہ

ایک زبردست نشان

ہے اس بات کا۔ کہ قوم کے بعض افراد کو خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینی چاہیئے۔ گویا ظاہری طور پر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دینا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے ہلاکت سے بچ جائیں۔ یہ نشان ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس رؤیا سے قائم کیا۔ ہماری جماعت کو

یاد رکھنا چاہیئے

کہ کوئی سلسلہ اور کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب تک اس کے افراد کلی طور پر اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اور بعض جزوی طور پر قربانی نہ کریں۔ کلی طور پر تو اس طرح کہ اپنے تمام اوقات خدمت دین میں صرف کریں۔ اور جزوی طور پر اس طرح کہ کچھ اوقات دین کے لئے خرچ کریں۔ اور کچھ دنیا کمانے کے لئے خرچ کریں۔ چنانچہ قرآن کریم سے یہ

دونوں قسم کی قربانیاں

معلوم ہوتی ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام والی قربانی بھی۔ اور حضرت اسحٰق علیہ السلام والی قربانی بھی۔ حضرت اسمٰعیل کی کلی طور پر قربانی کی گئی۔ کہ کلی طور پر خدمت دین کے لئے وقف کر دئے گئے۔ اور حضرت اسحٰق ؑ کو اپنے ملک میں رہنے دیا گیا تاکہ کاروبار کریں۔ اور کچھ حصہ دین کی خدمت میں لگائیں۔ جزوی قربانی کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ ہر ایک مؤمن اپنے اموال میں سے کچھ دین کے لئے خرچ کرے۔ یہ حضرت اسحاق علیہ السلام والی قربانی ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کلی طور پر اپنے آپ کو خدمت میں لگا دینا اور اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا ہے۔ جب تک کسی قوم میں دونوں قسم کی قربانیاں کرنے والے نہ ہوں وہ قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ اگر سارے کے سارے افراد کلی طور پر خدمت دین میں لگ جائیں۔ اور دنیوی کام چھوڑ دیں تو یہ سوال پیدا ہو گا۔ کہ

دین کی مالی ضرورتیں

کس طرح پوری ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں۔ کہ تمام کے تمام لوگ سب کاموں کو چھوڑ کر خدمت دین میں لگ جائیں۔ دین کی خدمت کے لئے مال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مال نہ ہو تو کام چل نہیں سکتا۔ لیکن اگر قوم کے سارے کے سارے

افراد مبلغ بن جائیں۔ اور اپنا سارا وقت تبلیغ دین میں صرف کریں تو ٹریکٹ اور کتابیں کس طرح شائع ہوں۔ ان کے لئے اخراجات کہاں سے آئیں۔ بات یہ ہے۔ کہ دین کے بعض کام ایسے ہیں۔ جن کے لئے مال کی ضرورت ہے۔ رعب کی ضرورت ہے جتھہ اور دبدبہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ باتیں دنیوی کاموں سے حاصل ہوتی ہیں پس جماعت کا ایک حصہ اور

بڑا حصہ

ایسا ہونا ضروری ہے۔ جو دنیوی مال کمائے۔ اور اس میں سے دین کے لئے خرچ کرے۔ ایک حصہ اور ہو۔ اور وہ

تھوڑا حصہ

ہو۔ جو دین کے لئے وقف ہو۔ یہی کام دن رات کرے۔ اور اسی میں لگا رہے۔ جماعت کو دشمنوں کے جوڑ توڑ سے واقف کرتا رہے ان کے مقابلہ میں مصروف رہے۔ یہ دو سلسلے ہیں۔ جن سے مل کر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اسی کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی۔ اور اسی کی یاد کے لئے یہ عید ہے۔ بہت لوگ کہتے ہیں۔

قربانی کی کیا ضرورت ہے

جان ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔ حالانکہ قربانی کرنا بھی مشق چاہتا ہے۔ کوئی کام بغیر مشق کے نہیں ہو سکتا۔ مجھے خوب یاد ہے بچپن میں نجار ہمارے گھر کام پر لگے ہوئے تھے۔ جب ہم سکول سے پڑھ کر آتے۔ تو وہ تیشہ اوزاروں کو ہاتھ نہ لگانے دیتے۔ ایک دن ایک نجار اپنے اوزار یونہی چھوڑ کر چلا گیا۔ اس لئے مجھے موقعہ مل گیا۔ میں اور دوسرے ساتھ کھیلنے والے لڑکے بہت خوش ہوئے۔ میں نے تیشہ پکڑ کر ایک ہی ضرب لگائی۔ کہ وہ میرے ہاتھ کے انگوٹھے پر لگی۔ جس کا اب بھی نشان ہے۔ تو بغیر مشق معمولی ضرب بھی نہیں لگائی جا سکتی۔ حالانکہ ہم انہیں تیشہ چلاتے دیکھ کر سمجھا کرتے۔ ان سے اچھا ہم چلالیں گے چونکہ انسان کو ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ وہ خدا کی راہ میں

جان کی قربانی

کرنے کے لئے تیار رہے۔ اور جب تک ظاہری قربانی نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک

خون بہانے کی مشق

نہ ہو۔ جان دینے کے لئے انسان تیار نہیں ہو سکتا۔ پھل اور سبزیاں کھانے والے بہادری کے ساتھ خون بہانے کے لئے کبھی تیار نہ ہونگے۔ کہا جائیگا کہ گائے کے لئے ہندو مسلمانوں کو مار ڈالتے ہیں۔ مگر یہ ان کی قربانی نہیں ہوتی۔ بلکہ بزدلی ہوتی ہے۔ جن میں طاقت اور قوت کے ساتھ بہادری ہوتی ہے۔ وہ کسی کو تباہ کرنے پر دلیری نہیں کیا کرتے۔ بلکہ وہ موقعہ دیتے ہیں بیسیوں نے کئی دفعہ

بلی چوہے کی مثال

سنائی ہے۔ بلی چوہے کو پکڑ کر چھوڑ دیتی ہے۔ جب وہ بھاگنا چاہتا ہے۔ تو پھر پکڑ لیتی ہے۔ وہ اسے یہ بتانا چاہتی ہے کہ چوہا اس کے ہاتھ سے نکل نہیں سکتا۔ تو فنا کر دینے پر آمادہ ہو جانا بزدلی کی علامت ہے۔ بہادر انسان انتہائی نقصان پہونچاتے ہیں۔ جس قدر بقا کے لئے ضروری ہوتا ہے جتنے بڑے بڑے بہادر ہوئے ہیں۔ اتنے ہی زیادہ عفو کرنے والے ہوئے ہیں۔ اور جتنے ایسے بزدل ہوئے ہیں جنہیں دوسروں کو تباہ کرنے کے سامان ہاتھ آگئے۔ وہ فنا کرتے گئے

سچی بہادری

یہی ہوتی ہے۔ کہ دشمن پر قابو پانے کے بعد اتنی ہی تکلیف پہونچائے۔ جو اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے ضروری ہو۔ اور پھر عفو کر دیا جائے۔ غرض قربانی کے لئے انسان سوائے مشق کے تیار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ مشق اس عید کے موقعہ پر اس طرح کرائی جاتی ہے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرے۔ تاکہ جب خدا کے لئے خون بہانے کی ضرورت ہو۔ تو خون بہائے۔ اور جب رک جانے کا حکم ہو۔ تو رک جائے چنانچہ ان دنوں خون بہایا بھی گیا ہے۔ اور خون بہانے سے روکا بھی گیا ہے۔ مسلمان آج خون بہا رہے ہیں۔ مگر آج سے دس بارہ دن پہلے مکے کی سرزمین میں شکار کرنے سے منع کر دیا گیا۔ غرض خدا تعالےٰ نے اس تقریب پر یہ مشق کرائی ہے۔ کہ جب خون بہانے کے لئے کہا جائے۔ تو خون بہاؤ۔ اور جب کہا جائے۔ مت بہاؤ۔ تو رک جاؤ۔ پس اس عید میں دونوں قسم کے نظارے رکھے گئے ہیں۔ اور یہ

تمثیلی زبان

میں دلیری اور جرأت پیدا کرنے کے لئے مشق کا سامان ہے اس سے فائدہ اٹھا کر حقیقی قربانی کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور ہماری جماعت میں دونوں قسم کی قربانی کرنے والے ہونے چاہئیں۔ وہ بھی جو دنیا میں ترقی کریں۔ اور اپنے اموال کو خدا کے دین کے لئے صرف کریں۔ اور وہ بھی جو کلی طور پر خدمت دین میں اپنے آپ کو لگا دیں۔ اور دن رات اسی کام میں لگے رہیں۔ خدا تعالےٰ

ہماری جماعت میں دونوں قسم کے لوگ

پیدا کرے۔ جو نیک نیتی سے اپنا اپنا کام کریں۔ انہیں اپنے کام پر استقلال حاصل ہو۔ اور وہ اسے اپنے لئے نعمت سمجھیں۔ نہ وہ ہوں۔ جو دنیوی ترقی کریں۔ اور پھر اس پر فخر کریں۔ کہ انہوں نے کوئی دین کا بڑا کام کیا ہے۔ نہ وہ ہوں۔ جو دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اور پھر کہیں ان کی قربانی کی قدر نہیں کی گئی۔ ان کی قربانیاں خدا کے لئے ہی ہوں۔ اور اسی سے بدلا چاہیں ÷

قائم مقام امیر کا تقرر

جن جماعتوں میں امیر مقرر ہو چکے ہیں ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امیر جماعت ایک ماہ تک کیلئے کہیں باہر جائیں تو اپنی جگہ قائم مقام امیر خود مقرر کر سکتے ہیں۔ اور اگر ایک ماہ سے زائد عرصہ کے لئے جانا ہو تو جماعت سے مشورہ کر کے قائم مقام امیر کیلئے مرکز سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری حاصل کریں۔

ناظر اعلیٰ

دنیا کا سب سے بڑا جرنیل

خدا تعالےٰ کے نبی اور مرسل دنیا میں ہمیشہ اسی غرض کے لئے آتے رہے ہیں۔ کہ انسان کا رشتہ اس کے خالق سے قائم کریں۔ اور انسانی تعلقات کی باہمی زنجیروں کو مضبوط کریں۔ ضروری نہیں کہ انبیاء کا شمار دنیا کے فاتحین میں کیا جائے۔ اور زمانہ کے ماہرین سیاست میں ان کو سب سے اونچی جگہ پر بٹھایا جائے بہت سے انبیاء ایسے گزرے ہیں۔ جنہیں جنگ و جدل سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اور جنگی نقطہ نگاہ سے انہیں کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شخصیت وہ مخصوص شخصیت ہے۔ جو دنیا میں کسی پہلو سے بھی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ آپ دنیا کے مدبرین میں سب سے بڑھکر مدبر دنیا کے سیاست دانوں میں سب سے زیادہ سیاست دان۔ اور دنیا کے جرنیلوں میں سب سے بڑے جرنیل تھے۔ مشیت ایزدی یہی تھی کہ آپ دنیاوی زندگی کے ہر ایک شعبے میں حصہ لیتے۔ اور اس طرح خلق کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بنتے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اسی بات کی طرف اس طرح اشارہ کیا گیا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیریکٹر میں ہر ایک قسم کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پایا جاتا ہے۔

جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تاریخی نقطہ نگاہ سے نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ ہجرت کے بعد آپ کو کم و بیش ۸۰ جنگوں میں حصہ لینا پڑا۔ ان میں سے بعض چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہیں۔ لیکن بعض بہت اہم ہیں عربی زبان میں ان لڑائیوں کو غزوات کہتے ہیں۔

کامل جرنیل کی خوبیاں

اس وقت میرے مضمون کا ماحصل یہ ہے۔ کہ میں ثابت کروں۔ باوجود منصب نبوت پر سرفراز ہونے کے آپ فوجی نقطۂ خیال سے بھی دنیا کے سب سے بڑے جرنیل تھے۔ اگر دنیا کے مشہور جرنیلوں کے سوانح کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مندرجہ ذیل خوبیاں ان میں فرداً فرداً پائی جاتی تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ایسا جرنیل نہیں گزرا جس میں یہ ساری خوبیاں ایک ہی وقت میں پائی جائیں۔

وہ خوبیاں یہ ہیں:-

۱- فنون جنگ سے پوری پوری واقفیت۔

۲- قوت ارادی کی پختگی۔ ۳- تدبر۔ ۴- مفتوحین پر رحم۔ ۵- اپنے ماتحتوں سے ہمدردی۔ ۶- ضبط

فنون جنگ سے واقفیت

فنون جنگ کا ماہر ہونا جرنیل کا سب سے پہلا فرض ہے تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ آپ فوجوں کی صف بندی خود فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ جنگ احد میں دو پہاڑیوں کے درمیان جو

ایک درہ تھا۔ اور اس کا قبضہ فتح و شکست پر ایک زبردست اثر ڈالتا تھا۔ آپ نے پہلے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور پچاس سپاہیوں کا ایک دستہ وہاں متعین کر دیا۔ پھر فوج کو اس طرح ترتیب دی۔ کہ پہاڑ کو اپنی پشت پر رکھ لیا۔ تاکہ عقب کے حملے سے فوج محفوظ ہو جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کفار مکہ کی فوج جو تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ تھی۔ مسلمانوں کی فوج پر غالب نہ آسکی۔ اور شکست کھا کر بھاگ نکلی۔ حالانکہ ابوسفیان اور خالد جیسے مشہور جرنیل اس فوج کی کمان کر رہے تھے۔

افسروں کا انتخاب

حملے کے وقت بہترین افسروں کا انتخاب کرنے میں بھی آپکو ید طولےٰ حاصل تھا۔ جنگ خیبر کے موقع پر جب ایک دن تموس کے مضبوط قلعہ پر دھاوا بولنا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ آج ہم اسلامی جھنڈا اس شخص کو دینگے جو اس قلعہ کو فتح کرکے ہی واپس لوٹے۔ چنانچہ حضرت علی رض جن کے سپرد جھنڈا کیا گیا۔ ان کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہو گیا۔

قوت ارادی

ڈیوک آف ویلنگٹن انگلستان کا سب سے بڑا جرنیل گذرا ہے۔ یہی وہ جرنیل ہے۔ جس نے نپولین اعظم کے جرنیلوں کو ملک ہسپانیہ سے نکالکر کوہ پرے نیز کے پرے فرانس میں دھکیل دیا تھا۔ اور بالآخر واٹرلو کی جنگ میں خود شہنشاہ فرانس کو شکست دیکر یورپ کی تاریخ میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا تھا۔ انگریز اسے آئرن ڈیوک کہتے ہیں۔ یعنی جس کی قوت ارادی ایسی مضبوط تھی جیسے پہاڑ کی چٹان۔ یا فولاد۔ مگر یہ خوبی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ اول تو آپ کی زندگی کا مشن ہی بتلاتا ہے۔ کہ باوجود کفار کے دکھ دینے کے آپ کے استقلال میں ذرا بھر فرق نہ آیا۔ اور پھر جب کفار نے دوسری راہ اختیار کی یعنی آپ کو لالچ دیکر اپنے مقصد سے پھیرنا چاہا۔ تب بھی آپ اپنے ارادے سے ایک بال بھر پیچھے نہ ہٹے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ جب کفار مکہ نے ابو طالب کی معرفت جو آپ کے حقیقی چچا تھے۔ آپکو شاہ عرب تسلیم کرنے کا وعدہ دیا۔ اور اتنی دولت جمع کر دینے کا وعدہ کیا جتنی آپ پسند کریں۔ اور خوبصورت سے خوبصورت عورت سے شادی کر دینے کی ترغیب دی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے چچا ان سے کہدو۔ اگر وہ سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر رکھدیں اور چاند کو بائیں ہاتھ پر۔ تب بھی میں اس کام سے رکنے کا نہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ لیکن فوجی نقطۂ نگاہ سے بھی آپ نے ثابت کر دکھایا۔ کہ آپ وہ سپاہی تھے۔ جو بے نظیر قوت ارادی رکھتے تھے۔ جنگ حنین میں جو بنی ہوازن سے فتح مکہ کے بعد وقوع میں آئی۔ مسلمانوں کو اپنی کثرت اور سامان جنگ پر بڑا ناز تھا۔ بنی ہوازن جو اعلیٰ درجہ کے تیرانداز تھے۔ جب انہوں نے اسلامی لشکر پر تیراندازی کی۔ تو وہ دستہ فوج جو اہل مکہ پر مشتمل تھا جو ابھی ابھی مسلمان ہوئے تھے میدان سے بھاگ نکلا۔ انہیں دیکھکر مہاجرین اور انصار کے پاؤں بھی اکھڑ گئے۔ وہ باوجود سنبھلنے کے نہ سنبھل سکتے تھے۔ وہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو جس قدر زور سے آگے کی طرف چلاتے۔ وہ اتنے ہی پیچھے کی طرف دوڑتے۔ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مع چند ایک رفقاء کے اکیلے رہ گئے۔ مگر آپ کی قوت ارادی دیکھیے۔ بڑھتے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو رہے ہیں۔ اور پیچھے ہٹنے کا نام تک نہیں لیتے۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب یعنی میں خدا کا سچا نبی ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں میرا جنگ میں شریک ہونا ایک خدائی حقیقت کے ماتحت ہے۔ اور میں اس کام کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ جب تک اس کو پورا نہ کر لوں۔ اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ جو ایک اولوالعزم انسان تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال کو دیکھ کر اور حضرت عباس کے پکارنے پر صحابہ کا لشکر پھر لوٹا۔ اور پھر اس قدر زور سے حملہ کیا کہ بنی ہوازن کو بھاگتے ہی بنی۔ اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ یہ آپ کی قوت ارادی کا ہی اثر تھا کہ شکست فتح سے بدل گئی۔

مدبر اور فہیم ہونا

ایک اعلیٰ درجہ کے جرنیل کے لئے جہاں فنون جنگ سے ماہر ہونا ضروری ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مدبر۔ فہیم اور زیرک ہو۔ اگر جرنیل صاحب تدبیر نہ ہو۔ تو بہت سی فتوحات شکستوں سے بدل جاتی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس پہلو سے بھی کامل تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب کفار مکہ کے وکلا معاہدے کی شرائط طے کرنے گئے۔ تو انہوں نے شرائط ایسی پیش کیں۔ جو بظاہر مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت اور ہتک آمیز تھیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا مدبر انسان بھی ان کے خلاف ہو گیا۔ ان میں سے بعض شرائط یہ تھیں۔ کہ مکہ میں جو مسلمان ہیں آپ ان کو ساتھ نہ لے جائیں۔ اور مسلمانوں میں سے جو مکہ میں رہنا چاہے اسے آپ نہ روکیں۔ دوسری شرط یہ تھی۔ کہ مکہ والوں میں سے اگر کوئی شخص مدینہ جائے۔ تو مسلمان پابند ہونگے۔ کہ اسے واپس کر دیں۔ لیکن اگر کوئی مسلمانوں میں سے مکہ میں چلا جائے۔ تو قریش اسے واپس نہ کرینگے۔ گو باقی شرائط بھی مسلمانوں کے لئے خوشکن نہ تھیں۔ مگر مسلمان ان دو کو ہرگز قبول کرنے پر تیار نہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باریک بین نگاہ دیکھتی تھی۔ یہ معاملہ تو ایمان کی پختگی اور کمزوری کا ہے۔ کوئی شخص جو مسلمان کہلاتا ہو۔ مدینہ میں امن سے رہتا ہو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت قدسیہ میسر ہو۔ وہ بھلا مکہ میں سکونت پذیر کیوں ہونے لگا۔ درآں حالیکہ مکہ دارالحرب اور کفر کا گھر تھا۔ کوئی کمزور ایمان والا اس ادنےٰ حالت کو اعلیٰ حالت پر ترجیح دے۔ مکہ میں چلا بھی جائے۔ تو مسلمانوں کا اس میں کیا نقصان ہے۔ اور کوئی مسلمان اگر مکہ میں رہیگا۔ اور وہ مضبوط ایمان والا ہو گا۔ تو وہاں رہکر اپنے نیک نمونے سے اشاعت اسلام کا باعث ہو گا۔ پس اس شرط کے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہ تھا۔ چنانچہ خود قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے صلح حدیبیہ کو ایک فتح مبین کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا یہ معاہدہ دس سال کے لئے کیا گیا تھا۔ مگر پورے دو سال بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ خود مکہ والوں نے اس کی خلاف ورزی کی۔ اور اس کی شرائط کو توڑ دیا۔ اور تجدید معاہدہ کے لئے ابوسفیان کو بھیجا۔ مگر آپ نے تجدید منظور نہ فرمائی۔ چنانچہ اس کے بعد مکہ پر حملہ ہوا۔ اور کفر کا مرکز ٹوٹ کر اسلام کی پشت پناہ بن گیا۔

مفتوح پر رحم

اعلیٰ درجہ کے جرنیل کی ایک خوبی یہ بھی ہے۔ کہ فتح پا لینے کے بعد مفتوحین پر رحم کرنے والا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ مفتوحین نے دوران جنگ میں بہت سے ظلم کئے ہوتے ہیں۔ جن کی پاداش ضروری ہوتی ہے۔ اور جب ایک فریق کو فتح حاصل ہوتی ہے تو وہ مفتوح سے خطرناک بدلہ لیتا ہے۔ اور اسے پیس ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں دیکھ لو۔ جرمنی پر فتح پانے والوں نے اس قدر خطرناک اور پیس ڈالنے والی شرائط پر صلح کی ہے۔ کہ جرمنی کو کم از کم دو نسلوں تک پنپنا مشکل ہو گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے متبعین پر کفار مکہ نے جس قدر ستم ڈھائے تھے۔ ان کا اقرار نہ صرف دشمنان اسلام کو بلکہ خود کفار مکہ کو بھی ہے۔ جن کے دست تظلم سے مسلمانوں کی عورتیں اور بچے بھی محفوظ نہیں رہے تھے۔ مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدسیوں کی فوج لیکر مکہ پر حملہ آور ہوئے۔ بغیر مزاحمت کے فتح پائی۔ اور مکہ کے قریش قیدیوں کی حالت میں آپ سامنے حاضر ہوئے۔ تو آپ ان کے ظلموں کو یاد دلاکر ان سے پوچھتے ہیں۔ اب بتلاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ دشمن نہایت شرمسار ہو کر عرض کرتے ہیں۔ اَخٌ كَرِيْمٌ وَ ابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ۔ یعنی تو مہربان بھائی ہے۔ اور مہربان بھائی کا بیٹا ہے۔ ہم پر رحم کر۔ ان کے ظلم پر تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ جو سزا بھی انہیں دی جائے۔ وہ اس کے مستحق ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ یعنی آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں۔ اللہ تعالےٰ تم کو معاف کرے۔ کیونکہ وہ بہتر رحم کرنے والا ہے۔

عفو عظیم کی ایسی مثال اگر چراغ لے کر بھی ڈھونڈنا چاہیں تو کہیں نہیں مل سکتی۔ پھر معلوم ہے۔ کہ اس حسن سلوک کا نتیجہ کیا ہوا تھوڑے ہی دنوں میں کفار مکہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ یہاں تک کہ عکرمہ جو ابوجہل کا بیٹا تھا۔ وہ بھی ایمان لے آیا۔ اور بعد کی لڑائیوں میں اس نے بہت بڑا نام پیدا کیا۔ اور پچھلے تمام دھبوں کو دھو دیا

ماتحتوں سے محبت و نرمی

دنیا کے مشہور ترین جرنیلوں کی ایک خوبی یہ بھی سمجھی گئی ہے۔ کہ وہ منکسر المزاج ہوتے ہیں۔ اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ نہایت ہی خندہ پیشانی اور فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ ان کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہیں۔ ہر امر میں ان سے ہمدردی کرتے ہیں۔ جرنیل ہنڈن برگ جو جرمنی کا سب سے بڑا جرنیل ہے۔ اس کی خوبی یہی بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ماتحتوں سے نہایت ہی بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ نپولین اعظم کا سلوک بھی اپنے ماتحتوں سے اس قدر اعلیٰ تھا۔ کہ وہ اس پر جانیں فدا کرتے تھے۔ مگر یہ خصوصیت بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر پائی جاتی ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ نپولین تو ایک بڑی سلطنت کا مالک تھا

شہنشاہ تھا۔ اس کے افسروں اور سپاہیوں کو اس کا ساتھ دینے سے دنیاوی فوائد متصور ہو سکتے۔ لیکن ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک غریب آدمی تھے۔ اور اپنے وطن سے دور ایک پردیسی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ہر ایک قدم پر آپ کے دشمن موجود تھے۔ دنیاوی وجاہت کے سامان بھی مفقود تھے۔ پھر آپ کے ساتھیوں کو آپ سے کیا توقع ہو سکتی تھی۔ کہ انہوں نے آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہایا۔ اور آپ کی خاطر اپنی گردنیں بھیڑ بکری کی طرح کٹوائیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ صحابہ کرام آپ کے دائیں بھی لڑے اور بائیں بھی۔ آپ کے آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی۔ جنگ بدر میں جہاں کفار مکہ کے لشکر کی تعداد نو سو تھی۔ اور اس میں قریش کے من چلے بہادر اور آزمودہ کار سپاہی مرنے مارنے پر تیار تھے۔ مسلمانوں کی تعداد لے دے کر ساری ۳۱۳ تھی۔ جن میں چودہ چودہ سال کے بچے بھی شامل تھے۔ بھلا یہ لوگ کس دنیاوی طمع کی خاطر جنگ کے لئے نکلے تھے۔ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شفقت اور ہمدردی اور محبت کا اثر تھا۔ آپ ادنےٰ سے ادنےٰ آدمی کے ساتھ بھی کمال ہمدردی سے پیش آتے اور اپنے ساتھیوں کے دوش بدوش کام کرتے۔ جنگ احزاب یا غزوہ خندق میں جب صحابہ مدینے کی حفاظت کے لئے خندق کھود رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود مٹی کی ٹوکریاں اٹھا اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہ عملی ہمدردی کا جذبہ صحابہ کے دلوں میں کس قدر جوش پیدا کرتا ہوگا۔ اور کام کے لئے ان کی کتنی ہمت بندھواتا ہوگا۔

آپ کی اس ہمدردی کا اثر آپ کے متبعین پر بھی ایسا ہی زبردست تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لڑائی کے وقت اپنے کندھے پر مشک اٹھا کر بیماروں کو پانی پلاتی پھرتی تھیں۔ ایسا ہی دوسری مسلمان عورتیں بھی بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کرتی تھیں۔ یہ سب کچھ آپ کی تعلیم اور آپ کے نمونہ کا اثر تھا۔

ایک دفعہ حضرت جعفرؓ جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے ایک لڑائی میں شہید ہو گئے۔ آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی سے واپس لوٹے تو سیدھے حضرت جعفرؓ کے گھر میں گئے۔ آپ کے بچوں کو پیار کیا۔ گلے سے لگایا۔ اس وقت آپ کی آنکھیں پرنم ہو رہی تھیں۔ آپ ان کی والدہ کو دیر تک بیٹھے تسلی دیتے رہے۔ اور صبر کی تلقین فرماتے رہے۔

ضبط

کوئی جرنیل خواہ کتنا ہی بہادر اور ہوشیار کیوں نہ ہو۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے ماتحتوں پر ضبط قائم نہ رکھ سکتا ہو۔ اگرچہ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ میں محبت کا جذبہ نہایت ہی شدت کے ساتھ پایا جاتا تھا۔ تاہم عین لڑائی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضبط کو خاص طور پر مدنظر رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے وقت خالد بن ولید کے دستے نے قریش پر حملہ کر دیا تو نبی کریم صلعم نے فوراً جواب طلبی کی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ خود عکرمہ اور اس کی پارٹی کے آدمیوں نے خالد کے دستے پر تیر اندازی کی تھی جس کے نتیجے میں دو مسلمان سپاہی شہید ہو گئے تھے۔ اس لئے مدافعانہ طور پر انہوں نے حملہ کیا تھا۔

الغرض دنیا کے جرنیلوں میں جو جو خوبیاں فرداً فرداً پائی جاتی ہیں۔ نبی کریم صلعم میں یکجائی طور پر ساری کی ساری پائی جاتی ہیں۔ پس اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا سب سے بڑا جرنیل کہیں تو یہ کوئی مبالغہ نہیں۔ بلکہ محض اظہار حقیقت ہے۔ اور تاریخی شہادت پر مبنی ہے۔ اللھم صل علی محمد وآلہ

ریزرو فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک ریزرو فنڈ میں بعض احباب نے مجلس مشاورت اپریل ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر اور جلسہ سالانہ پر رقوم جمع کرنے کے وعدے کئے تھے نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ ان میں سے مندرجہ ذیل احباب نے اپنی موعودہ رقوم پوری کر دی ہے۔ بعض نے تو انتہائی مقررہ رقم سے بھی زیادہ حصہ لیا ہے۔

۱۔ سید انعام اللہ صاحب سیالکوٹ ۲۔ شیخ امیر علی صاحب لاہور ۳۔ اللہ داد خاں صاحب محلانوالہ ۴۔ احمد دین صاحب وڈالہ بانگر ۵۔ مرزا برکت علی صاحب قادیان ۶۔ میر حمید اللہ صاحب ۷۔ رحمت اللہ صاحب بنگہ ۸ رفیع الدین صاحب کراچی ۹ سیٹھ شمس الدین صاحب آگرہ ۱۰ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب ۱۱ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ۱۲ چوہدری صادق علی صاحب جہلم ۱۳ عطا محمد صاحب لائل پور۔ ۱۴ میاں عبدالحی صاحب حیدرآباد ۱۵ عبدالعزیز صاحب پٹواری ادجلہ ۱۶ ماسٹر غلام رسول صاحب لالہ موسیٰ ۱۷ جمعدار فتح محمد صاحب راوی برج ۱۸۔ مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخاں ۱۹۔ فضل الحق صاحب وزیرستان ۲۰ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۲۱ حکیم محمد حسین صاحب لاہور۔ ۲۲ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب جے پور ۲۳ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر ۲۴۔ محمد ابراہیم صاحب ننکانہ ۲۵۔ مولوی محمد دین صاحب قادیان ۲۶ نور الدین صاحب منٹگمری ۲۷۔ سید فخر الاسلام صاحب چکوال ۲۸۔ ملک غلام حسین صاحب ۲۹۔ مولوی غلام نبی صاحب قادیان

چونتیس دوستوں نے اپنے وعدہ کی ابتدائی رقم داخل خزانہ کی ہے۔ مگر مجھے ان سے قوی توقع ہے۔ کہ انتہائی رقم تک اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس موقعہ پر میں اس امر پر روشنی ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بعض احباب ایسے ہیں۔ جنہوں نے ۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء تک باوجود وعدہ پر سوا سال گذر جانے کے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ میں ان کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ دل و جان سے ہمہ تن کوشش بن کر اس عہد کو پورا کرنے میں لگ جائیں۔ تا وہ غرض جو اس فنڈ کے قائم کرنے کی ہے۔ جلد پوری ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

ضرورت ہے

ہمیں کچھ ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جنہیں تبلیغ کا شوق ہو اور وہ کم از کم B.A.V. پاس ہوں ان کے گذارے کیلئے ملازمت کا بھی بندوبست کیا جائیگا۔ ہندوستان میں ہی کام کرنا ہوگا جو صاحب اس کام کیلئے اپنے آپکو پیش کر سکیں وہ بہت جلد اپنی اپنی درخواست دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

(بقیہ)

مولوی محمد علی صاحب سٹروعہ سے لکھتے ہیں۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے ۲۷ اپریل موضع کراور میں تقریر کی۔ اور مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دلائی۔ وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر ایک غیر احمدی حافظ صاحب سے گفتگو ہوئی۔ غیر احمدی حاضرین نے اعتراف کیا۔ کہ حیات مسیح کے لئے ان کے پاس کوئی قرآنی دلیل نہیں۔ یکم مئی کو موضع گدڑہ شنکر میں آپ کی تقریر اتحاد بین المسلمین پر ہوئی۔ لوگوں نے کمال سکون اور اطمینان سے سُنی۔ اور اسی موضوع پر آپ نے ایک تقریر موضع پنام میں بھی کی۔

فتح محمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کراچی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے مقامی آریہ سماج نے اسلام پر نہایت بیہودہ اعتراضات کا سلسلہ اپنے مندر میں شروع کر رکھا تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے باقاعدہ ان کے جلسوں میں شرکت شروع کر دی۔ اور اسلام پر ان کے اعتراضات کا رد کرنے کے علاوہ آرین تہذیب کو بھی پبلک کے سامنے پیش کرنا شروع کیا۔ جس کا عام پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور وہ آریہ سماج کی کمزوری کو صاف طور پر محسوس کرنے لگے۔ جس سے بچنے کے لئے آریوں نے مجھے مندر میں وقت دینے سے انکار کر دیا۔

مختار احمد صاحب ایاز راولپنڈی سے لکھتے ہیں:۔

۲۸ و ۲۹ اپریل ۱۹۲۹ء یہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔ پہلے روز مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل نے محاسن و محامد اسلام پر مشتمل اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے غیر مبایعین کے رد میں تقریریں کیں۔ اور نبوت و کفر اسلام کے مسائل پر نہایت بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ یہ اجلاس خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔ اور پبلک میں سے اکثر معاملہ فہم اور منصف مزاج لوگوں نے مولوی صاحب کے پیش کردہ دلائل کی معقولیت کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ غیر مبایعین نے فتنہ و فساد پیدا کر کے اس اثر کو دور کرنے کی ناپاک کوشش کی۔

دوسرے روز مولوی محمد یار صاحب نے احسانات رسول اکرم اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے خصوصیات اسلام پر نہایت ہی پُراز معلومات تقریریں کیں۔ جس سے پبلک بہت ہی محظوظ ہوئی۔

مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سندھ لکھتے ہیں۔ کہ میں سکھر کے ایک پادری صاحب سے ملا۔ لیکن جب انہیں میری احمدیت کا علم ہوا۔ تو انہوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ میں نے عہد کیا ہوا ہے۔ اور یوں بھی ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ کسی قادیانی سے کلام نہ کریں۔

۲ جون ۱۹۲۹ء کے جلسے اور مسلم اخبارات

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور ۲ جون کے جلسے

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے اخبار منادی ۲۴ مئی میں حسب ذیل اعلان کیا ہے :-

"گذشتہ کسی پرچہ منادی میں اعلان کیا گیا تھا کہ جون کی دوسری تاریخ کو ہر مقام پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک بیان کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ اور ان میں ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں کو شامل کیا جائے۔

اس کے جواب میں بعض رفیقوں نے لکھا ہے کہ وہ اس کی تعمیل کرینگے۔ اور بعض نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ربیع الاول میں عید میلاد کے جشن کرتے ہیں۔ اور دوسرے کسی اس قسم کے جلسہ میں کوشش کرنی مشکل ہے۔ ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ربیع الاول کے جشن خالص مذہبی تقریب کی صورت میں ہوتے ہیں۔ اور ان مجالس میں ایسے بیان کئے جاتے ہیں۔ جو صرف مسلمانوں کے عقائد سے تعلق رکھتے ہیں مگر دوسری جون کے جلسے اس طرز کے ہوں گے۔ جن میں عیسائی اور ہندو وغیرہ وغیرہ بھی شریک ہوسکیں۔ اور سیرت پاک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنکر اپنے ان خیالات کی اصلاح کرسکیں۔ جو غلط پروپیگنڈا نے غیر مسلمین کے دلوں میں جما دئے ہیں لہذا میرے تمام رفیقوں اور مریدوں کو ان جلسوں کی تیاری و تعمیل میں پوری جدوجہد کرنی چاہیئے "

دوسری جون کو یاد رکھئے

معزز معاصر حقیقت، رقمطراز ہے :-

"سیرت نبوی کے متعلق دوسری جون کے جلسوں کی کامیابی مسلمانوں کی غیرت مذہبی کی آزمایش ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس روز ہر مقام پر مسلمان رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی گہری عقیدت کا اظہار کرنے کی غرض سے عام جلسے منعقد کریں۔ جنمیں مسلم وغیر مسلم سب کو شرکت کی عام دعوت ہو۔ سال گذشتہ یوم سیرۃ النبی کے جلسے بہت کامیاب ہوئے تھے۔ لیکن اس مرتبہ اس سے بھی زیادہ کامیاب جلسے منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کہنا کہ چونکہ یہ تحریک قادیان سے شروع ہوئی ہے اس لئے عام مسلمانوں کو اس میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔ انتہاء درجہ کی فتنہ انگیزی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمدیوں اور غیر احمدیوں دونوں کے یکساں ہادی و رہبر ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے ہر فرقہ کو اپنے اپنے جوش مذہبی کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک و بے لوث زندگی اور آقائے دو جہان کا اسوہ حسنہ دنیا کے سامنے پیش کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے "

سیرت نبی کریم پر جلسے

معزز معاصر محسن ملتان (۲۳ مئی) لکھتا ہے :-

"انجمن ترقی اسلام کی ساعی جمیلہ سے سال گذشتہ کی طرح حضور سرور کائنات کی سیرۃ مطہرہ پر اس سال بھی لیکچروں کا انتظام ۲ جون ۱۹۲۹ء کو باغ لانگے خان ملتان شہر میں زیر صدارت حضرت مخدوم المخادیم جناب خان بہادر سید پیر محمد صدرالدین شاہ صاحب جیلانی ہوگا یہ امر قابل صد ہزار ستایش ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے امام صاحب نے اس مبارک تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے ہر مذہب و ملت کے پیرووں کو مدعو کیا ہے۔ اور ساتھ ہی بہتر اور اچھا مضمون لکھنے والے صاحب کو انعام مبلغ ۱۲۵ و ۶۲ و ۳۲ روپیہ علی الترتیب اول و دوم سوم دینا مقرر فرمایا ہے۔ جو انعام لینے والے کی خواہش کے مطابق نقد یا بصورت تمغہ پیش کیا جائیگا ۔

سال گذشتہ بھی یہ تقریب منائی گئی تھی۔ پہلا انعام رائے بہادر پارس داس صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی نے حاصل کیا۔ اور تمغہ اور گھڑی دیتے وقت اہل اسلام کی طرف سے باقاعدہ جلسہ منعقد کیا گیا جس کے صدر حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب تھے۔ دوسرا انعام سردار گیان سنگھ صاحب گیانی کھاریاں پنجاب کو بصورت نقد پیش کیا گیا۔ اور اہل اسلام کا ایک بڑا مجمع انعام دینے وقت منعقد کیا گیا تھا۔

ظاہر بین نظریں اس کی تہ کو نہیں پہنچ سکتیں لیکن اگر بنظر امعان دیکھا جائے۔ تو اس کی تہ میں ایک بہت بڑا اسلامی تبلیغی راز مضمر ہے

دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ ہر مذہب اور ملت کے بانیان کی عظمت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی یہی ترکیب ہے۔ تاکہ بغض و عناد مٹ کر یگانگت پیدا کی جاسکے۔ اور اس سے ملک و قوم کی بہبود مقصود ہے۔ امید ہے۔ کہ اہالیان ملتان اس جلسہ کو شاندار اور کامیاب بنانے کے واسطے ہر ممکن کوشش کریں گے ۔

یہ بات یقیناً درست ہے۔ کہ جو کام خلوص نیت سے کیا جاتا ہے۔ اس میں خدائے کریم و بزرگ برکت دیتا ہے۔ کسی کی نیت پر ناحق شبہ و شک کرنا منافی اسلام ہے۔ امید ہے کہ یہ مظاہرہ اسلام بین الاقوامی مظاہرہ بنانے کے واسطے ہر ہی خواہ ملک کوشش کریگا۔ اور یہ مبارک تقریب ہر سال منائی جایا کریگی "

۲ جون کے متحدہ جلسے

معزز معاصر پیغام عمل (۲۴ مئی) فیروزپور میں حسب ذیل مضمون شائع ہوا ہے :-

"ویسے تو دنیا میں ہر ایک شخص جو بھی کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا سکتا ہے۔ مگر اگر بنظر انصاف و تحقیق حق کے طور پر دیکھا جائیگا تو یقیناً یقیناً وہ اس پر آشوب زمانہ میں صرف اسلام ہی کو ایک دین فطرت پائیگا۔ جو تمام خوبیوں اور تمام کمالات کا مجموعہ اور تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور وہی بنی نوع انسان کے مضطرب قلوب کو ہر وقت اطمینان بخشنے اور ان کی ہر وقتی مشکلات کا بہترین حل اپنے اندر رکھنے والا ہے۔ مگر آہ! آج وہ ہمارے باہمی جھگڑوں اور تفرقہ بازیوں سے اغیار کے ہاتھوں اس قدر بدنام اور رسوا ہے کہ الامان! یہاں تک ہی بس نہیں۔ بلکہ اس مقدس تعلیم کا لانے والا وہ اللہ تعالےٰ کا برگزیدہ انسان جو دنیا کا سب سے بڑا ہادی اور سب سے بڑا رہنما ہے۔ اور جو حقیقی معنوں میں مخلوق خدا کا نجات دہندہ ہے۔ اس پاک باز انسان کے ناموس پر اس قدر ناقابل برداشت اور دل شکن حملے کئے جا رہے ہیں۔ جن سے ہر مسلمان کا جگر پاش پاش ہے۔ بلاشبہ ہندوؤں کے ایک بد باطن گروہ کا یہ تباہ کن رویہ نہ صرف ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی دلشکنی کا ہی باعث ہے۔ بلکہ دو بڑی زبردست قوموں کے اندر مناقشات کا بھی موجب ہو رہا ہے۔ اس صورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے گذشتہ سال کی طرح امسال بھی مورخہ ۲ جون ۱۹۲۹ء کو جلسوں کے انعقاد کا انتظام فرمایا ہے۔ اس سے مقصود جہاں آپ کا اس برگزیدہ رسول کے صحیح حالات زندگی کو اہل ملک کے سامنے پیش کرنا ہے۔ وہاں ان ہر دو قوموں کے اندر فتنہ و فساد کی آگ کو فرو کرنا ہے۔ اس لئے ہم مسلمانوں کو خصوصاً و دیگر انصاف پسند اصحاب کی خدمت میں عموماً نہایت ادب و نیاز سے گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر آپ فی الواقعہ ان ہر دو قوموں کے مابین صلح و آشتی چاہتے ہیں نیز دنیا کے ادیان دین کی عزت و احترام کو اپنا فرض اولین یقین کرتے ہیں۔ تو آؤ حضرت امام جماعت احمدیہ کی اس مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کو ہر ممکن سے ممکن طریق سے کامیاب بنانے کی سعی کریں ۔

چاہیئے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے بلا کسی امتیاز کے متحدہ طور پر مقررہ تاریخ پر اپنی اپنی جگہ جلسے کرکے منتخب شدہ مضامین پر تقریریں کریں اور ان جلسوں کی مختصر روئداد مرکزی انجمنوں کو یا دفتر ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور کے نام بھیجی جائیں "

یوم سیرت النبی صلعم

معزز معاصر جادو (۱۳ مئی) جون پور نے ایک لمبا ایڈیٹوریل مندرجہ بالا عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے :-

"مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس زبردست اور اہم کام میں اپنے کل اختلافات کو دور کرکے حصہ لیں۔ اور اس جلسہ کو ہر جگہ پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ امید ہے کہ جون پور کے مسلمان بھی اس پاک اور مقدس کام میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔ جون پور میں مختلف انجمنیں قائم ہیں۔ کیا ہم امید کرسکتے ہیں۔ کہ ان انجمنوں کو اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ اس اہم اور حقیقی کام کی طرف توجہ کرکے اپنے زندہ اور کارآمد ہونے کا ثبوت دیگی۔ اگر خدا نخواستہ جون پور میں اس کے متعلق بے حسی رہی تو پھر ہم یہ سمجھ لیں گے کہ سب انجمنیں محض کھیل تماشے کے لئے ہیں اور ان کو حقیقی کام سے کوئی

دارالسلطنت ہند میں ۲ جون کو عظیم الشان جلسہ

وہ مقدس رسول جنکی پاکیزہ سیرت پر گذشتہ سال ۱۷ جون کو نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض میں بلکہ تمام دنیا میں سینکڑوں جگہ جلسے منعقد کئے گئے تھے اور اس دن ایک ہی سٹیج پر مسلم اور غیر مسلم اصحاب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان ہوئے تھے۔ اسی غرض کیلئے ۲ جون ۱۹۲۹ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اور انتظام کیا ہے کہ گذشتہ سال سے زیادہ وسیع پیمانے پر ایسے جلسوں کا انتظام کرکے حضور رسول خدا صلعم کی تعلیم کا وہ پہلو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس سے اقوام اسلامیہ اور غیر اسلامیہ پر آپکی ہمدردی خیر خواہی اور احسانات کا اظہار ہو۔ اور تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے آپکے درد اور بیقراری کے واقعات ان لوگوں کے سامنے رکھے جائیں۔ جو محض ناعلمی اور ناواقفیت کیوجہ سے آپکو بنی نوع انسان کا دشمن خیال کرتے ہیں تا انکے دلوں میں حضور صلعم کی سچی محبت پیدا ہو اور قلوب میں ایک دوسرے کے متعلق رواداری جاگزیں ہو کر بغض و عناد دور ہو جائے اسی غرض سے دہلی میں جلسہ ۲ جون بروز اتوار بوقت ۸ بجے شام بمقام گراؤنڈ مقابل جامع مسجد زیر صدارت جناب خواجہ حسن نظامی صاحب منعقد ہوگا۔ جس میں حسب ذیل اصحاب تقریریں فرمائینگے:۔

مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب بی اے وکیل۔ مولانا سید محمد صاحب پروفیسر عربک اینگلو عربک کالج دہلی۔ مولانا ناصر صاحب جلالی۔ مولانا شیخ غلام احمد صاحب احمدی۔ رائے بہادر لالہ پارسداس صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ لالہ گردھر لعل صاحب انکم ٹیکس سپرنٹنڈنٹ دہلی۔ لالہ بہاری لعل صاحب توکلی بی اے وکیل۔ پادری احمد مسیح صاحب۔

چونکہ ایسے جلسوں کا انعقاد مختلف الخیال العقائد اقوام کے درمیان حقیقی صلح و امن پیدا کرنے کیلئے ہر رنگ میں مفید بلکہ نہایت ضروری ہے اسلئے ہم ہر مذہب و ملت کے اصحاب سے التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مبارک جلسہ میں تشریف فرما کر مستفید ہوں۔ خصوصیت سے ہر وہ مسلمان جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے حق میں باعث فخر اور موجب نجات سمجھتا ہے اس کا فرض ہے۔ کہ ۲ جون کے جلسہ میں شریک ہو کر اپنے آقا و ہادی سے اپنی سچی محبت کا ثبوت دے۔

الداعیان

شمس العلماء مولانا سید احمد امام شاہی مسجد۔ حاجی عبدالغنی پریذیڈنٹ انجمن پنجابیاں۔ سید ذوالفقار حسن (?) میونسپل کمشنر و صدر انجمن شیعیان دہلی۔ محمد (?) صدر حلقہ حبیب دہلی۔ محمد واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ۔ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا۔ احمد بخش ایڈیٹر جنرل نیوز۔ راشد الخیری ایڈیٹر عصمت۔ محمد فضل الدین بی اے سابق پرنسپل اینگلو عربک کالج دہلی۔ الحاج (?) امیر جماعت احمدیہ دہلی۔ سردار بہادر کپتان حبیب الرحمٰن۔ (?) نواب سراج الدین احمد سائل۔ نواب ابوالحسن خان۔ خانصاحب حاجی محمد شفیع آنریری مجسٹریٹ۔ حاجی محمد صدیق ملتانی میونسپل کمشنر۔ حکیم محمد علی آنریری مجسٹریٹ۔ محمد احسان الحق میونسپل کمشنر۔ آصف علی بیرسٹرایٹ لاء۔ خانبہادر (?) ایڈووکیٹ۔ حافظ عبدالعزیز بی اے وکیل۔ حاجی شیخ نور احمد بیرسٹر۔ محمد (?) مرزا وکیل۔ محمد تقی ایڈووکیٹ۔ شیخ یٰسین وکیل

دیہاتی اصلاح کی تحریک

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جو لوگ دیہاتی اصلاح کی تحریک میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ اس تحریک کی نشر و اشاعت کا کام جو مسٹر برین نے گوڑگانوں میں نہایت سرگرمی سے شروع کیا تھا۔ صرف گوڑگانوں تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ بڑی مستعدی سے پنجاب کے اور متعدد اضلاع میں بھی جاری کیا جا رہا ہے۔ رہتک۔ اٹک۔ فیروزپور اور گجرات کے اضلاع کے نام اس بارہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خود گوڑگانوں کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگرچہ مسٹر برین لگاتار سات سال کے طویل عرصہ تک ضلع مذکور میں کام کرنے کے بعد مئی ۱۹۲۸ء میں رخصت پر چلے گئے۔ تاہم ان کی روانگی کی وجہ سے اس کام پر جو انہوں نے شروع کیا تھا۔ کسی قسم کا برا اثر نہیں پڑا۔ بعض اشخاص ایسے بھی ہونگے۔ جو یہ خیال کرتے ہوں کہ مسٹر برین کی غیر حاضری کی وجہ سے گوڑگانوں کی وہی حالت ہو جائے گی جیسی کہ اصلاح کی تحریک سے پیشتر تھی۔ لیکن ایسے اشخاص اس امر کو فراموش کر دیتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ اس تحریک میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ مسٹر برین کی روانگی کے بعد پنجاب گورنمنٹ نے دیہاتی گائڈ کے متعلق جو مواضعات میں مسٹر برین کے کام کی نشر و اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ خرچ کی کل ذمہ داری اپنے اوپر لینی منظور کر لی ہے اور اس غرض کے لئے ۲۷۹۰ روپیہ کا ایک خاص سالانہ عطیہ منظور کیا ہے اسی طرح سے ڈومیسٹک سکول آف اکانومی۔ رورل سکول آف اکانومی۔ اور رورل کمیونٹی کونسل کو معقول امدادی رقوم دی گئیں۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ضلع مذکور کو اس کام کی نشر و اشاعت کے متعلق کافی امداد مل گئی۔ جو اس کے بانی نے نہایت سرگرمی کے ساتھ شروع کیا تھا۔ پنجاب کے بہت سے اضلاع کے مقابلہ میں گوڑگانوں کے زراعتی عملہ میں ملازمین کی تعداد زیادہ ہے قسمت انبالہ کے ہر ضلع کے مقابلہ میں گوڑگانوں میں زراعتی اسسٹنٹوں مقدموں اور کنوئیں کھودنے والوں کی تعداد دوگنی ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ میں صرف گوڑگانوں ہی ایک ایسا ضلع ہے۔ جہاں اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت کا تقرر عمل میں آیا ہے گوڑگانوں کی سوایکڑ کی اصلاحی فارم اور تجرباتی سٹیشن حال میں جنوری ۱۹۲۹ء میں کھولا گیا ہے۔

مویشیوں کی افزائش نسل اور حصار کے سانڈ بیلوں کی خرید کے متعلق پنجاب گورنمنٹ (وزارت زراعت) نے ۲۶-۱۹۲۵ء اور ۲۷-۱۹۲۶ء میں آٹھ ہزار روپیہ اور ۲۸-۱۹۲۷ء اور ۲۹-۱۹۲۸ء میں پندرہ ہزار روپیہ کے عطیے دیئے تھے۔ گذشتہ زمانہ کے پلول کے میلوں کا خرچ جنمیں ۱۹۲۶ء کا شاندار میلہ شامل ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے برداشت کیا تھا۔ واقعی یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ امسال ضلع مذکور میں فصلوں کی خرابی کی وجہ سے پلول کا میلہ منعقد نہ کیا جا سکا۔ گورنمنٹ کے مفید خلائق محکمہ جات کی طرف سے پلول کے میلہ کے متعلق جملہ انتظامات کئے جا چکے تھے۔ اور اصلاحی تحریک کے تجربوں کے لئے عطیات بھی دیئے گئے تھے۔ جنوری ۱۹۲۹ء کے آخر میں ڈسٹرکٹ بورڈ کو ۲۵۱۵ روپیہ کے امدادی عطیہ دینے کے متعلق تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ عطیات اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے تھے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے پاس سے میلہ کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس دفعہ محکمہ زراعت کی طرف سے عطیہ کی رقم دوگنی تھی۔ لیکن ایک ہفتہ کے بعد مقامی حکام نے مشورہ دیا۔ کہ گوڑگانوں میں چارہ کی کمی کی وجہ سے میلہ منعقد نہیں ہو سکیگا۔ چارہ کی قلت کی تکلیف تمام قسمت انبالہ میں پھیل گئی۔ اور گورنمنٹ کو قسمت مذکور میں چارہ کی خرید اور بہم رسانی کے انتظام کے متعلق ایک خاص مشیر (Special Fodder Adviser) مقرر کرنا پڑا۔ امید واثق ہے۔ کہ آئندہ سال بہتر زراعتی حالات کے ماتحت میلہ پھر جاری کیا جائے گا۔

انبالہ سے ایک احمدی افسر کا تبادلہ

جناب ملک صاحب خان نون صاحب بعہدہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انبالہ میں سال گذشتہ امرتسر سے تبدیل ہو کر تشریف لائے تھے۔ اب آپ کا تبادلہ کیتھل ضلع کرنال میں بطور سب ڈویژنل آفیسر ہو گیا ہے۔ جناب ملک صاحب کے یہاں سے تبدیل ہو جانے پر جماعت کے احباب کو بہت افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو ہر جگہ خوش رکھے اور دینی اور دنیاوی ترقی عطا کرے۔ شہر کے معززین میں رائے صاحب لالہ گنگا رام آنریری مجسٹریٹ درجہ اول اور رائے بہادر لالہ پنا لعل صاحب نے ۴ مئی کو ۵ بجے ملک صاحب کو الوداعی پارٹی دی جس میں شہر کے دیگر معززین بھی شامل تھے۔ اور مقامی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں جو ۵ مئی کو منعقد ہوا۔ بیگم صاحبہ ملک صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ بیگم صاحبہ نے احمدی مستورات کو اپنی کوٹھی پر بلا کر کئی مرتبہ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس منعقد کرائے۔ بہنوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اور ہر ایک بہن سے محبت اور خوش کلامی سے پیش آتی رہیں۔

الفضل کے متعلق ایک معزز غیر احمدی کے خیالات

قریباً ایک سال سے میں الفضل کا خریدار ہوں۔ جتنے ظنون احمدیت کے خلاف رکھتا تھا۔ بفضلہ الفضل کے مطالعہ سے مفقود ہو گئے تاحال میں نے بیعت نہیں کی۔ لیکن احمدی جماعت کیساتھ مجھے دلی انس اور محبت ہے۔ کمترین نے کئی بار اخبار الفضل میں خریداروں کی تحریک دیکھی۔ اور خصوصاً حضرت خلیفہ صاحب نے بھی ارشاد فرمایا ہے جو احمدی جماعت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور عطیہ ہے خدا ان کو اسلام کیلئے عمر دراز عطا فرمائے۔ لہذا ہر ایک خریدار پر لازم ہے۔ کہ خریداروں کی بیشی میں کوشش کرے۔ تا اسلام کی گونج جتنی

۲ جون کے دن غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کیلئے پانچ مختلف ٹریکٹ

چالیس ہزار کی تعداد میں چھپ گئے

۸۰ صفحے کے پانچ ٹریکٹ پانچ پیسہ میں

۱۲-۱۶ صفحہ کا ٹریکٹ قیمت صرف ایک پیسہ

احباب جماعت کو چاہئیے کہ انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں۔ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کے اظہار میں بہترین دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ یہ کس قدر مفید اور مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے علماء سلسلہ کی مندرجہ ذیل رائیں ملاحظ فرمائیں:۔

حضرت مولنا مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر صیغہ تالیف و تصنیف

بک ڈپو تالیف و اشاعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معصومیت صداقت اور رواداری کے متعلق جو پانچ ٹریکٹ تیار کروائے ہیں۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ دوست انہیں جتنی بھی زیادہ تعداد میں ممکن ہو خرید کر غیر مسلموں میں تقسیم کریں۔ تاکہ آنحضرت صلعم کے متعلق جس قسم کے وسوسے اور بے بنیاد خیالات ان کے دلوں میں پیدا ہو چکے ہیں۔ دور ہو جائیں۔ اور ان پر آنحضرت صلعم کی صداقت عظمت اور اصلی شان کا اظہار ہو۔ اور قیمت بھی نہایت ہی ارزاں ہے۔ اس لئے بآسانی زیادہ سے زیادہ خرید کر تقسیم کئے جا سکتے ہیں"

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر صیغہ ترقی اسلام

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کے ظاہر کرنے کیلئے جو پانچ ٹریکٹ بک ڈپو کے زیر اہتمام تیار ہوئے ہیں۔ ان کے بعض اجزاء کو میں نے پڑھا ہے۔ میرے خیال میں یہ ٹریکٹ ازحد موزوں ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم پبلک میں کثرت کے ساتھ تقسیم کرنے چاہئیں۔ خدا تعالے کے فضل سے بے حد مفید اور مؤثر ثابت ہونگے۔ اور آنحضرت صلعم کے متعلق ناواقف لوگ جن بدگمانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے تو یہ مشعل ہدایت کا کام دینگے۔ مجھے امید ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر ان نہایت ہی ارزاں اور بہترین ٹریکٹوں کو کثرت سے تقسیم کرینگے"۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ قادیان

غیر مسلم اقوام کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی قدسیت و طہارت رواداری اور امن پسندی کو اس خوبی سے نمایاں کرکے پیش کیا ہے کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہیں اپنے نامدار آقا کے متعلق خود کچھ لکھنے لکھانے کی توفیق نہیں ملی اللہ کرے کہ انہیں ان ٹریکٹوں کو کثرت سے شائع کرنے کی توفیق ملے۔۔۔ مہاشہ فضل حسین صاحب نے اپنے عزیز اوقات کو اور اپنی دماغی قوت کو صرف کرکے یہ ایک ایسی خدمت پیش کی ہے۔ کہ جس کی جتنی بھی زیادہ قدر کی جائے اس کے وہ بلا ریب مستحق ہیں"۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

ہندوستان کی بہترین خدمت اس وقت متحدہ قومیت کی لہر کا پیدا کرنا اور ہندو مسلمانوں کے باہمی مناقشات کی آگ کو فرو کرنا ہے۔ اس مقصد عظیم کے لئے مہاشہ فضل حسین صاحب نے مندرجہ عنوان سے ٹریکٹوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ جو نہایت قیمتی معلومات اور نتیجہ خیز مضامین پر مشتمل ہے۔ ہندو مسلمانوں کے باہمی مناقشات کی جڑ

آخری اطلاع

یہ ٹریکٹ چالیس ہزار کی تعداد میں چھپے تھے مگر اس اعلان کے وقت تک ۳۸ ہزار کے آرڈر آ چکے ہیں۔ لہذا احباب جلد اپنے آرڈر بھجوائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

دل آزار مذہبی نکتہ چینی ہے۔ مہاشہ صاحب نے اس وقت پانچ رسالے لکھے ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نافع الناس زندگی کی صداقت کو دکھایا ہے۔ ان میں سے پہلے رسالہ میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غیر مذاہب کے متعلق تعلیم اور ان سے عملی حسن سلوک" کو واقعات کی روشنی میں عیسائیوں اور ہندوؤں کے علماء کی تحقیقات کی صورت میں پیش کیا ہے۔

دوسرے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ بارہ عظیم الشان معاہدے اور فرمان درج کئے ہیں۔ جو حضور نے عیسائیوں یہودیوں بت پرستوں اور پارسیوں کے ساتھ عام رواداری اور آزادی کے حقوق عطا فرمانے کے متعلق وقتاً فوقتاً جاری کئے۔ اور تیسرے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عصر سعادت کے لوگوں کی شہادتیں جمع کی ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ان میں بعض وہ لوگ بھی ہیں جو آپ کے اشد ترین دشمن ہونے کے باوجود آپ کی خوبیوں کے معترف تھے۔

چوتھے رسالہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں اشاعت توحید کے لئے کس قدر قربانیاں کیں۔ اور اس مقصد توحید کیلئے آپ نے کس قدر زور دیا ہے۔ پانچویں میں بلند پایہ ہندو شعراء کی اخلاص و محبت میں ڈوبی ہوئی نظمیں ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دل کھول کر تعریف کی ہے) یہ مختصر سے رسائل ہیں۔ مگر اپنی جامعیت اور مضمون کے لحاظ سے نہایت قیمتی اور قابل قدر ہیں۔

مسلمانوں پر ان کی اشاعت میرے نزدیک فرض کے درجہ سے کم نہیں اس لئے کہ اگر وہ آنحضرت صلعم سے محبت کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ اور دنیا کو دنیا کے اس عظیم الشان محسن کی حقیقت سے واقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کی ذات سے ان الزامات کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں آئے دن تعلقات بگڑتے رہتے ہیں۔ تو انہیں کثرت سے تاکہ ان کو پھیلا دینا چاہئیے۔ اور ہندوؤں کو عموماً اور ہندوستان میں متحدہ قومیت پیدا کرنے کے علم برداروں کو خصوصاً ان کی اشاعت میں حصہ لینا چاہئیے۔ تاکہ باہم غلط فہمیاں دور ہو کر صحیح مفہوم متحدہ قومیت کا پیدا ہو جائے۔ جس طرح ان بزرگوں نے آنحضرت صلعم کے فضائل کا اعتراف کیا ہے جو مسلمان نہ تھے۔ ان کے نقش قدم پر چلکر اگر ہندو اور عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے بزرگوں کے ان خیالات کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ تو یہ متحدہ قومیت کی ایک بہترین خدمت ہوگی۔ میں مہاشہ صاحب کو اس مبارک تحریک کیلئے مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ ان کی سعی قبول ہو۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

مہاشہ فضل حسین صاحب کے جن پانچ ٹریکٹوں کو بکڈپو نے شائع کیا ہے۔ انہیں سے چار کا مسودہ میں نے تمام من اوّل الیٰ آخرہ پڑھا۔ میں بلا مبالغہ یہ ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ چاروں رسالے از سرتا پا پوری تحقیق پوری محنت اور نہایت عمدگی سے لکھے گئے ہیں۔ نہایت اعلیٰ مواد سے پر ہیں۔ کوئی حصہ زائد اور بے ضرورت نہیں۔ زبان نہایت عمدہ پیرایہ نہایت اعلیٰ اور بہت ہی مؤثر طریق سے لکھے گئے ہیں مواد ایسا ہے۔ کہ میں نے باوجود متعدد مذہبی کتب اور احادیث کے مطالعہ کے جو ان کی باتوں سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس دامن سے اعتراضات کے دھبہ کو دور کرنے اور ہندوستان کی دو بڑی جری دامن کا ساتھ رکھنے والی قوموں میں کامل اتحاد دیکھنے کے خواہشمند ضرور ان رسالوں کا مطالعہ کریں۔ اور اہل ہند بالخصوص اہل ہنود میں کثرت سے ان کو شائع کریں۔ میں خصوصیت سے برادری کی خدمت میں ان کے مطالعہ اور اشاعت کی سفارش کرتا ہوں:۔

قیمت فی سینکڑہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

درخواستیں آنیکا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

قیمت فی ہزار ٹریکٹ چودہ روپے

ہندوستان کی خبریں

لاہور۔ ۲۲ مئی۔ آج مسٹر ٹیپ سشن جج نے مقدمہ قتل راجپال کا فیصلہ سنا دیا۔ اور ملزم علم دین کے لئے سزائے موت کا حکم دیا۔ سشن جج نے کدار ناتھ اور بھگت رام کی شہادت کو قابل وثوق قرار دیا۔ عدالت کے احاطہ میں چھ سات سو مسلمان جمع ہو گئے تھے۔ چاروں طرف پولیس کا پہرہ تھا۔ بالخصوص اس کمرے کے گرد جہاں مسٹر ٹیپ اجلاس کرتے ہیں۔ سنگین بپہرہ متعین تھا۔ جب کنسٹیبل ملزم کو موٹر میں بٹھا کر حلقہ میں سے لئے ہوئے لائے ہجوم نے ملزم کو دیکھکر اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ اسی طرح جب حکم سنائے جانے کے بعد پولیس ملزم کو واپس لے جانے لگی۔ تو ہجوم نے پھر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ سشن جج کے اس فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ میں مرافعہ کیا جائیگا۔

لائل پور۔ ۲۱ مئی۔ ۱۰ بجے کے قریب شیخ میاں محمد مولا بخش کے کاٹن فلور ملز میں آگ لگ گئی۔ ہر ممکن جدوجہد کے باوجود مشینری اور کارخانے کے دیگر حصے راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔ مشینیں بیمہ شدہ ہیں۔

لاہور۔ ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے تمام ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں سے استصواب رائے کیا ہے۔ کہ آیا ۱۸ سال سے کم عمر کے شادی شدہ طلبہ کو میٹرکیولیشن یا سکول فائنل کے امتحان سے نکال دینا مستحسن ہے یا نہیں؟

سکندر آباد۔ ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل ناندیڑ میں سکھوں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ مقامی پولیس کی امداد کے لئے پولیس اور فوج بھیجدی گئی ہے۔

لاہور۔ ۲۱ مئی۔ سینئیر سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی نے ڈاکٹر ستیہ پال کے خلاف جو استغاثہ دائر کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ملزم نے ۱۰ مارچ کو جو تقریر کرینز گارڈن دہلی میں کی۔ اس سے اس بات کا احتمال ہے۔ کہ ملک معظم کی حکومت کے خلاف جذبات منافرت مشتعل ہوں۔ اس لئے ملزم زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات مستوجب سزا ہے۔

لاہور سنٹرل جیل کا ایک قیدی ایشر سنگھ گذشتہ شبہ کی صبح کو مقتول پایا گیا۔ اس کا گلا کٹا ہوا تھا۔ اور ناک بھی کٹی ہوئی تھی۔ اسے شب گذشتہ قید تنہائی کی کال کوٹھری میں بند کیا گیا تھا۔ اسے چوری کے الزام میں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا ملی تھی جس میں سے پانچ مہینے گذر چکے تھے۔

شملہ۔ ۷ ا مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ لیگ آف نیشن میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان سے جو وفد جا رہا ہے۔ اس کے لیڈر سر محمد حبیب اللہ ہونگے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپکی غیر حاضری سے سر فضل حسین ایجوکیشن ممبر ہونگے۔

شملہ ۱۸ مئی۔ ملک معظم کے یوم پیدائش کی ہندوستانی فہرست اعزازات ۳ جون کو شائع ہوگی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایجنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ایک ہزار روپیہ اس شخص کو دیا جائیگا۔ جو مغل پورہ کی پر اسرار آتشزدگیوں کے متعلق کوئی ایسی اطلاع بہم پہنچائے جس سے مجرموں کی گرفتاری عمل میں لائی جا سکے۔

سابق شاہ امان اللہ خاں موجودہ حکمران کابل کی فوجوں سے شکست کھا کر ۲۳ مئی ۱۹۲۹ء کو قلات غلزئی سے بھاگ کر غیر متوقع طور پر چمن پہونچا۔ اور ملکہ ثریا اور اپنے بھائی عنایت اللہ خاں کے ساتھ ایک سپیشل ٹرین میں اٹلی جانے کی غرض سے کراچی جا رہا ہے۔ علی احمد جان سابق گورنر جلال آباد کو قندھار میں بادشاہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔

کوئمبٹور۔ ۲۱ مئی۔ کلوڈرا ہسپتال میں ڈاکٹر فریڈرک بار دنئو نے ایک لڑکی کے معدہ پر حیرت انگیز عمل جراحی کر کے ۱۳۸ کنکریاں نکالیں۔ لڑکی کی عمر ۱۲ سال کی ہے نور دنام ہے اور موضع مغل کنڈہ کی رہنے والی ہے۔ کنکریاں عجائبات کے طور پر محفوظ رکھی جائیں گی۔

بمبئی ۲۲ مئی۔ بمبئی کے کارخانوں کی ہڑتالوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ مزدوروں کے رہنماؤں نے ساحلی جہازوں کے متعلق خاص انتظامات کر لئے ہیں۔ اور انہیں توقع ہے کہ وہ اسی ہزار سے زیادہ مزدوروں کو باہر لے جائیں گے صرف ایک کارخانہ سامسون ملز کو ۱۱ لاکھ کا خسارہ ہوا

شملہ۔ ۲۲ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ اسمبلی کے خاتمہ کے متعلق گورنر جنرل عنقریب فیصلہ کرنے والے ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ ایک سال کے واسطے اسمبلی کی توسیع یقینی ہے۔

کراچی۔ ۲۴ مئی۔ دریائے سندھ میں خوفناک طوفان سے کئی کشتیاں الٹ گئیں۔ گیارہ آدمیوں میں سے چھ تو ڈوب گئے اور باقیوں کو پانی بہا کر لے گیا۔ جن میں سے صرف ایک کی لاش ملی ہے۔

راولپنڈی۔ ۲۲ مئی۔ پولیس نے گذشتہ شب لکشمی سٹیم پریس اس کے مالک اور مہتمم کے سکونتی مکانات کا غذ فروشی کی دکان اور کاغذ فروش کے سکونتی مکان کی تلاشی لی۔ پولیس کو کتاب شہیدوں کا پوتھا کی ضرورت تھی۔ جو کسی آ سانند نے لکھی اور ایک ماہ ہوا لکشمی پریس میں چھپی۔ اس میں مسلمانوں کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔

پونا۔ ۲۲ مئی۔ کل رات ایک عجیب واقعہ دیکھنے میں آیا۔ ایک بچہ کھانسی اور زکام کی وجہ سے بیہوش ہو گیا اسے مردہ سمجھ کر مرگھٹ لایا گیا۔ جب چتا کی آگ سے اس کا جسم گرم ہوا تو وہ ہوش میں آگیا۔ بچہ کے والدین اسے مکان پر واپس لے آئے لیکن بچہ چند گھنٹہ کے بعد مر گیا۔

مدراس۔ ۲۲ مئی۔ حکومت مدراس نے ہدایت کی ہے۔ کہ دیہاتی سکولوں میں طلبا کی تعداد بڑھانے کے خیال سے پست ذاتوں کے غریب بچوں کو مفت کپڑے مہیا کئے جائیں۔ یہ تجربہ اول اول دو اضلاع میں عمل میں لایا جائیگا۔

غیر ممالک کی خبریں

لندن۔ ۲۰ مئی۔ مکہ معظمہ کا ایک بحری تار مظہر ہے کہ حج و مناسک کے فرائض انتہائی اطمینان کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ حاجیوں کی صحت نہایت اچھی رہی۔ حکومت کے انتظامات قابل تعریف تھے۔ اس سال سالہائے ماسبق کی بہ نسبت بہت زیادہ حاجی جمع ہوئے۔ کسی جگہ بھی کسی وبائی مرض کی شکایت نہیں ہوئی۔

رنگون۔ ۱۵ مئی۔ دارالعوام کے انتخابات کی مہم بہت زوروں پر ہے۔ ہر رات ہزاروں جلسے ہوتے ہیں۔ جماعتوں کے لیڈر اکناف عالم میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔

لندن۔ ۲۰ مئی۔ پارلیمنٹ کے معرکہ انتخابات میں سپین ویلی کے حلقہ کی طرف سے اشتراکی جماعت نے سر جان سائمن کے بالمقابل کامریڈ شوکت عثمانی کو کھڑا کیا تھا۔ آج کامریڈ عثمانی کے کاغذات نامزدگی بطور اشتراکی امیدوار منظور کر لئے گئے ہیں۔

لندن۔ ۱۷ مئی۔ انتخابات کے سلسلہ میں دولت برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ ہینڈرسن زخمی ہو گئے۔ آپ ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ کہ مخالف جماعت کے کسی آدمی نے پلیٹ فارم پر چڑھ کر آپ کے دو مکے رسید کر دیں۔ آپ نے بھی مشت و لگد کا جواب پوری قوت سے دیا۔ اسی اثناء میں ایک اور شخص نے وزیر صاحب کے ہونٹ کاٹ کھائے۔ پولیس کو جلسہ منتشر کرنا پڑا۔

لندن۔ ۱۷ مئی۔ لندن کی مسجد میں عید کے دن بہت سے مسلمان جمع ہوئے۔ مہاراجہ صاحب بردوان کو جلسہ کا صدر بنایا گیا۔ مسٹر ہینڈرسن بھی وہاں موجود تھے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں آنریری مسلمان ہوں۔

میکسیکو۔ ۲۴ مئی۔ نیشنل یونیورسٹی لا سکول کے طلباء نے ماہواری امتحانات کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر سٹرائک کر دی۔ جس کے باعث فساد ہو گیا۔ ایک طالب علم مارا گیا۔ اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

ٹوکیو۔ ۲۱ مئی۔ ہاکوڈاٹے کے مقام پر خوفناک آگ لگ جانے سے ایک ہزار دو سو مکانات برباد ہو گئے۔ اور متعدد اموات واقع ہو گئیں۔

لندن۔ ۱۹ مئی۔ کولمبیا کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ ایک سو سے زائد ہوائی جہاز مصنوعی جنگ کر رہے تھے۔ کہ ایک ہوائی جہاز کو ایک اور ہوائی جہاز کے ٹکر لگنے پر ۵ ہزار فٹ کی بلندی پر آگ لگ گئی۔ ہوا باز چھتری لیکر ہوائی جہاز سے کود پڑا۔ لیکن یہ چھتری جلتے ہوئے ہوائی جہاز میں پھنس گئی۔ اور ہوا باز ہوائی جہاز کے ساتھ زمین پر مردہ اتار لگیا۔

پیکن۔ ۲۲ مئی۔ سر سی فنیغ امنڈ یونڈ نے چین کے بین الاقوامی کمشن کو رپورٹ پیش کی ہے۔ کہ گرسنہ چینی باشندے